الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ



میں سنی کیوں اور کیسے ہوا؟

تصنیف

ڈاکٹر محمد سلیمان قادری

سابق اہلحدیث، حال مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور

ناشر

مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ

گڑھی شاہو لاہور

نام کتاب ---------- میں سنی کیوں اور کیسے ہوا؟

تصنیف ---------- ڈاکٹر محمد سلیمان قادری

نظر ثانی ---------- حافظ محمد ذیشان صابری، حافظ اسرار الٰہی

کمپوزنگ ---------- حافظ محمد فاروق حیدر

سن اشاعت ---------- 05جون2011

تعداد ---------- 1100

صفحات ---------- 128

قیمت ----------

ملنے کے پتے

(۱) دارالایمان باغبانپورہ لاہور: 03334490551

(۲) مکتبہ ابوحنیفہ جامعہ نعیمیہ لاہور (۳) نظامیہ کتاب گھر اُردو بازار لاہور

(۴) مکتبہ اہلسنت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۵) مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور

(۶) کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور (۷) مکتبہ صابریہ اُردو بازار لاہور

(۸) مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور (۹) شبیر برادرز 40 اُردو بازار لاہور

(۱۰) ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار لاہور (۱۱) دارالاسلام اُردو بازار لاہور

(۱۲) مکتبہ ضیاء الحرمین، ملتان (۱۳) مکتبہ مہریہ کاظمیہ، جامعہ انوار العلوم نیو ملتان

﴿فہرست﴾

﴿انتساب﴾

اپنے پیارے **والدین** کے نام جن کی شفقت ومحبت اور دعاؤں سے اس قابل ہوا اور اپنے شیخ کامل پیر طریقت حضرت علامہ مولانا ابو محمد **عبد الرشید قادری** فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور تمام سنی **اساتذہ کرام** جن کی علمی وروحانی تربیت سے مجھے اللہ تعالیٰ نے نجدی وہابی فتنے سے نجات دی اور **مسلک حق اہل سنت** کی طرف رہنمائی فرمائی۔

"گر قبول افتد زہے عز وشرف"

محمد سلیمان قادری، جامعہ نعیمیہ لاہور

05 جون 2010ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدک یا اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

میری یہ تالیف "میں سنی کیوں اور کیسے ہوا" اس کے لکھنے کا سبب یہ بنا کہ مجھے میرے دور کے رشتے میں چچا نے جو کہ اس وقت تبلیغی جماعت کے ساتھ تبلیغ پر جاتے تھے۔ انہوں نے اہلحدیثوں کے مدرسہ جامعہ محمدیہ مدینہ مارکیٹ مظفر آباد آزاد کشمیر میں درسِ نظامی پڑھنے کیلئے داخل کروایا میں نے اپنے اہل حدیث اساتذہ مولانا محمد یونس اثری مہتمم جامعہ محمدیہ مظفر آباد، صدر مدرس مولانا محمد شریف سلفی، مولانا محمد عبداللہ دیوبندی، مولانا عبد الرشید سے ابتدائی کتب تقویۃ الایمان، نخبۃ الحدیث ابواب الصرف اور ترجمہ قرآنِ پاک پڑھنے کے بعد جب گھر گیا تو جمعرات کا دن تھا والدین نے کہا کہ فوت شدہ مسلمانوں کیلئے دعا مانگو تو میں نے کہا تمام دن اور راتیں برابر ہیں جمعرات کو دعا مانگنا جائز نہیں یہ بدعت ہے مجھے یہی سکھایا گیا تھا۔ حالانکہ جمعرات کو دُعا کرنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

(جامع البیان رقم الحدیث ۱۵۲۴۹ مطبوعہ بیروت، تفسیر مظہری زیر آیت نمبر ۹۸ سورہ یوسف)

فضائل اعمال باب فضائل قرآن ص نمبر ۳۲۷ حضور علیہ السلام نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعائے حفظِ قرآن تعلیم فرمائی کہ اسے شب جمعہ (جمعرات) کو پڑھنا اس طرح کہ حمد وثناء کے بعد مجھ پر اور سابقہ انبیاء پر صلوٰۃ وسلام کے بعد تمام مومنین اور مومنات کی استغفار کرو اور اپنے فوت شدہ مسلمانوں کیلئے دعا کرو الخ۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث ۳۵۷۰)

یعنی عام مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ جمعرات کو دعا مانگنا لیکن دیوبندی وہابی اسے بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں۔ مختصر یہ کہ میں نے جمعرات کی دعا مانگنے سے انکار کر دیا پھر والدین نے فرمایا کہ کل جمعۃ المبارک ہے ہمارے علاقے میں ایک صاحب

﴿ترجمہ﴾

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں عمامہ یا ٹوپی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم دیتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے۔

کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے:

حدثنا عون بن کهمس عن ابیه قال "قمنا الی الصلوٰة بمنیٰ والامام لم یخرج فقعد بعضنا فقال لی شیخ بن اهل الکوفة مایقعدك قلت ابن بریدة قال هذا السمود" (ابو دائود کتاب الصلوٰة رقم الحدیث 543)

﴿ترجمہ﴾

امام ابوداؤد حضرت کہمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے منیٰ میں نماز کے لئے اٹھنے کا ارادہ کیا اور امام صاحب ابھی نہیں آئے تھے تو ہم میں سے بعض بیٹھے رہے تو مجھ سے اہل کوفہ میں سے ایک شیخ نے کہا آپ کیوں بیٹھے ہیں میں نے عرض کیا حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی) کے بیٹے حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اس وقت کھڑا ہونا تکبر سے سر اونچا کرنا ہے (جو مکروہ ہے)

مقتدی نماز کے لئے کب کھڑے ہوں؟

استاذ المحدثین والفقہاء محرر فقہ حنفی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند رفیع الشان تابعی حضرت ابراھیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں

"اخبرنا ابو حنیفه قال حدثنا طلحة بن مصرف عن "ابراهیم قال اذا قال المؤذن "حی علی الفلاح" فانه ینبغی للقوم ان یقوموا فیصفوا ------(الخ)"

(کتاب الاثار بروایت امام محمد ص 21 طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)

حی علی الصلوٰۃ اور حی الفلاح پر کھڑے ہوں:

امام ابوبکر بن ابی شیبہ نے جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر اپنی مصنف میں نقل کیا ہے۔

"حدثنا ابن علیه عن خالد عن ابی معشر عن ابراهیم قال کان اذا قال المؤذن حی الصلوٰة قام ---(الخ)

موذن جب حی الصلوۃ کہتا تو حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو جاتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ 442/1، کتاب الصلوٰۃ فی الامام متی یکبر، دار الفکر بیروت)

صفیں سیدھی رکھو:

عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول استووا استووا استووا فوالذی نفسی بیده انی لاراکم من خلفی کما اراکم من بین یدی۔

(نسائی کتاب الامامۃ رقم الحدیث 812)

﴿ترجمہ﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو، اُس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہیں اپنے پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

نیت کرنا:

عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "انما الاعمال بالنیات۔۔۔۔۔۔(الخ)

(بخاری رقم الحدیث 1)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"

ہاتھ کانوں تک اٹھانا:

"عن براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 750)

﴿ترجمہ﴾

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کیلئے تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھ کانوں کے نرمے تک اُٹھاتے پھر (نماز میں کسی جگہ) نہ اُٹھاتے۔

"عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رفع یدین حین افتتح الصلوٰۃ ثم لم یرفعھما حتی انصرف"

(مصنف عبدالرزاق ج۲ص۷۰مطبوعہ مکتبہ اسلامی بیروت (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 752) (مسند احمد ج۴ص۳۰۳مطبوعہ مکتبہ اسلامی بیروت)

﴿ترجمہ﴾

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، جب نماز شروع فرمائی (رفع یدین کیا) ہاتھ اُٹھائے پھر رفع یدین نہیں کیا، یہاں

تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔

"عن مالک بن الحویرث ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا کبر رفع یدیہ حتی یحازی بھما اذنیہ"

(صحیح مسلم، ج1، ص168، مطبوعہ نور محمد 1صح المطابع کراچی) (صفہ ابوعوانہ ج 2، ص94، مطبوعہ دارالباز مکہ مکرمہ) (معرفۃ السنن والآثار ج1، ص496، مطبوعہ دار کتب العلمیہ بیروت)

﴿ترجمہ﴾

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے۔

نوٹ!

"جن احادیث میں کندھوں اور سینوں تک ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے ان کو امام ابوجعفر طحاوی علیہ الرحمہ متوفی ۳۲۱ھ نے سخت سردی کی حالت پر محمول کیا ہے جبکہ چادر اوڑھ رکھی ہو"

(شرح المعانی الاثار ج1، ص30,29 مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

بصورت دیگر احناف نے بیک وقت تینوں قسموں کی احادیث پر بھی عمل کیا ہے اس طرح کہ ہاتھوں کو اس طرح اٹھایا جائے کہ ہتھیلیوں کے کنارے اور کلائیاں کندھوں کے برابر ہو جائیں اور دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو تک چھو جائیں اور انگلیوں کے پورے کانوں کے اوپر جائیں تو اس طریقہ کے مطابق تمام روایات پر عمل ہو جائے گا جس طرح احناف کا طریقہ ہے (واللہ اعلم)

تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں:

"قال عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا اصلی بکم صلوۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الافی اول مرۃ"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 748، ترمذی باب الصلوۃ رقم الحدیث 257 نسائی کتاب الافتتاح رقم الحدیث 1025 کتاب التطبیق رقم الحدیث 1057)

﴿ترجمہ﴾

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہنے لگے کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی طرح نماز پڑھ کے نہ دکھاؤں؟ پھر انہوں نے نماز پڑھی تو صرف پہلی مرتبہ ہی ہاتھ اُٹھائے (یعنی تکبیر تحریمہ میں)۔

"عن علقمۃ قل قال عبداللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اوّل مرۃ قال ابوعیسیٰ حدیث ابن مسعود حسن وبہ یقول غیر واحدمن اھل العلم من اصحاب النبی علیہ السلام و التابعین"

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر انھوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔

(جامع ترمذی ص 64, 65، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب خانہ کراچی) (سنن ابی داؤد، ج 1، ص 109 مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور) (شرح معانی الآثار، ج 1، ص 132)

(امام بخاری کے استاد مصنف ابن ابی شیبہ، ج 1، ص 236 مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی) (امام بخاری کے استاد مصنف عبدالرزاق، ج 2، ص 71 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بیروت) (مجمع الزوائد ج 2، ص 101، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت) (سنن نسائی ج 1، ص 170، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

یہ حدیث صحیح ہے

(محلی ابن حزم وھابی، ج 3، ص 4) (ترمذی بتحقیق وشرح احمد شاکر صاحب وھابی، ص 41) (تعلیقات سلفیہ علیٰ سنن نسائی از عطاء اللہ امرتسری وھابی ج 1، ص 123) (بتحقیق ناصر الدین البانی وھابی، ج 1 ص 254، بیروت حدیث نمبر 9,8) (لآلی المصنوعۃ ج 2 ص 18، از امام جلال الدین سیوطی)

"عن براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذافتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ ثم لایعود بر فعھما حتی یسلم من صلوٰتہ"

﴿ترجمہ﴾

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے پھر سلام پھیرنے تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(مسند الامام اعظم ص 156 مطبوعہ مکتبۃ الکوثر الریاض) (امام بخاری کے استاد) مصنف ابن ابی شیبہ، ج 1، ص 236، مطبوعہ ادارۃ القرآن) (سنن ابی داؤد، ج 1، ص 109، مطبوعہ مطبع مجتبائی پاکستان لاہور) (سنن دار قطنی، ج 1، ص 94,292، مطبوعہ نشر السنہ ملتان) (شرح معانی الآثار ج 1، ص 132، مطبوعہ مجتبائی پاکستان لاہور) (مسند ابی یعلیٰ، ج 2، ص 152) (مدونۃ

الکبریٰ ج1ص69)

"عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال رایت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه حذو منکبیه واذا اراد ان یرکع وبعدما یرفع راسه من الرکوع فلا یرفع ولا بین سجدتین"

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے افتتاح کے وقت رفع یدین کرتے اور رکوع کے وقت اور رکوع کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے اور نہ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے۔

(المسند حمیدی، از عبداللہ بن زبیر حمیدی جو امام بخاری کے استاد ہیں، ج2،ص277 مطبوعہ عالم الکتب بیروت) (صحیح امام ابوعوانہ ص463)

غیر مقلدوں کو چیلنج

آخر میں ہمارا غیر مقلدوں کو چیلنج ہے کہ تمام ذخیرہ حدیث سے صرف ایک حدیث صحیح مرفوع متصل صریح حدیث دکھا دیں قولی یا فعلی۔ جس میں یہ مذکور ہو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساری زندگی رفع یدین کیا یعنی وصال شریف تک رفع یدین کیا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم بھی اس کو مان لیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔

غیر مقلدین حضرات کبھی تو ہمیشہ کے رفع یدین کا کان سے استدلال کرتے ہیں اور کبھی لفظ اذا سے استدلال کرتے ہیں لیکن یہ بات خود بھول جاتے ہیں کہ ہم تو خود ائمہ مجتہدین کا استدلال نہیں مانتے اور ان کو اپنا استدلال منوانے پر سینہ زوری کرتے ہیں۔ کتنی بے شرمی کی بات ہے کہ جو لوگ ائمہ کرام مجتہدین، فقہا کرام کے استدلالات کو نہیں مانتے وہ اپنا استدلال پیش کریں اور اس پر منوانے کے لئے سینہ زوری کریں۔

کبھی یہ لوگ رفع یدین وصال شریف تک ثابت کرنے کے لئے کسی نہ کسی امام کے باندھے ہوئے باب کا سہارا بھی لے لیتے ہیں۔

لیکن ذرا بھی شرم محسوس نہیں کرتے کہ ہم تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے یہی اعلان کرتے رہے ہیں کہ قرآن وحدیث کے بغیر کوئی حجت نہیں کسی کی بات معتبر نہیں کسی کی بات کو ماننا جائز نہیں اور ہم خود ایک غیر معصوم امتی کا باندھا ہوا باب پیش کر رہے ہیں انکار پر آئیں تو یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول وفعل حجت نہیں اور ماننے پر آجائیں تو ایک محدث کا باندھا ہوا باب بطور دلیل پیش کر دیتے ہیں۔

کاش یہ لوگ غور وفکر سے کام لیتے اور انصاف کا دامن نہ چھوڑتے اور انصاف کا خون نہ کرتے تو ان پر یہ بات واضح ہو جاتی کہ ترک رفع یدین پر حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث صحیح ہے جو کہ صریح بھی ہے جس میں وضاحت بھی ہے کہ یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم کی نماز ہے۔اس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھ کر دکھائی تو رفع یدین سوائے تکبیر افتتاح کے نہیں کیا۔

آخر میں ایک ضروری بات

ہمارے اور غیر مقلدین میں رفع یدین کے بارے میں اختلاف یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا ہے یا نہیں۔ کیوں کہ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ اس بات کے مقر ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا ہے، کیونکہ ہم احناف کے نزدیک رفع یدین متروک منسوخ ہے۔اس کا مطلب ہی یہی ہے کہ پہلے آپ نے کیا پھر ترک کر دیا۔صرف رفع یدین مابہ النزاع نہیں ہے۔ بلکہ اختلاف کا سبب دوام رفع یدین ہے یعنی غیر مقلدین یہ دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ساری زندگی ایک رکعت بھی بغیر رفع یدین کے نہیں پڑھی اور ساری زندگی رفع یدین کرتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال شریف ہو گیا اور ہم احناف کہتے ہیں کہ یہ دوام ثابت نہیں ہے۔اس مسئلے کے حل کے لیے چاہیے تو یہ تھا کہ غیر مقلدین صرف ایک ہی کوئی ایسی حدیث صحیح مرفوع صریح متصل پیش کر دیتے جس کے متن میں یہ وضاحت ہوتی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال شریف تک یا ہمیشہ رفع یدین کیا۔تو بات ختم ہو جاتی لیکن اس کی بجائے غیر مقلدین حضرات وہ روایات پیش کرتے ہیں جن میں صرف رفع یدین کا ذکر ہے۔دوام رفع یدین کا ذکر بالکل نہیں ہے اور ایسی روایات ہمارے خلاف نہیں اور غیر مقلدین کے موافق نہیں کیونکہ ان کے دعویٰ کے مطابق نہیں۔دعویٰ کچھ کرتے ہیں اور دلیل کوئی دیتے ہیں۔ یہ جہالت ہے یا کہ ضد۔اللہ تعالیٰ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

رفع یدین کے منسوخ ہونے پر واضح حدیث

آج تک غیر مقلدین تو ایسی صحیح صریح مرفوع حدیث پیش نہیں کر سکے اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہی آئندہ کر سکیں گے جس میں یہ موجود ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکوع والی رفع یدین ہمیشہ کی ہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا آئیے ہم آپ کی خدمت میں وہ حدیث پیش کرتے ہیں جس میں صریحاً یہ مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے رکوع والا رفع یدین کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع والا رفع یدین ترک کر دیا اور ابتدا کی رفع یدین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا یہ حدیث صحیح مرفوع ہے۔

آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

امام حافظ ابو عبداللہ محمد بن حارث الخشنی القیر انی متوفی سنہ ۳۶۱ھ اپنی کتاب اخبار الفقہاء والمحدثین کے ص ۲۱۴ پر سند صحیح سے مرفوعاً یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

﴿حدیث مبارکہ﴾

حدثني عثمان بن محمد قال: قال لي عبيدالله بن يحيىٰ حدثني عثمان بن سوادة بن عباد عن حفص بن ميسرة عن زيد بن اسلم عن عبدالله بن عمر قال: كنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بمكة نرفع ايدينا في بدء الصلاة وفي داخل الصلاة عند الركوع فلما هاجر النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى المدينة ترك رفع اليدين في داخل الصلاة عند الركوع وثبت على رفع اليدين في بدء الصلوٰة.........توفی۔

﴿ترجمہ﴾

جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم رفع یدین کرتے تھے نماز کی ابتداء میں اور نماز کے اندر رکوع کے وقت اور جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے اندر رکوع والا رفع یدین چھوڑ دیا اور ابتداء کی رفع یدین پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ (اخبار الفقہآء والمحدثین ص ۲۱۴)

قارئین گرامی قدر: یہ حدیث پاک رفع یدین عند الرکوع کے نسخ میں کتنی واضح دلیل ہے۔ پھر بھی اگر کوئی نہ مانے تو اس کی مرضی ہے۔

اس کی سند میں کل سات راوی ہیں اب ان کی توثیق ملاحظہ فرمائیں۔

پہلے راوی مؤلف کتاب ہیں جن کا اسم گرامی ہے۔

ابوعبداللہ محمد بن حارث الخشنی القیروانی۔

ان کے متعلق امام ذھبی لکھتے ہیں، الحافظ الامام کہ یہ حدیث کا حافظ اور امام ہے۔

(سیر اعلام النبلاء ۱۶ص ۱۶۵ تذکرۃ الحفاظ ۳ص ۱۳۸)

اس امام کا ترجمہ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

(۱) تاریخ علماء الاندلس ۲ص ۱۱۲ تا ۱۱۳

(۲) الاکمال لابن ماکولا ۳ص ۲۶۱

(۳) ترتیب المدارک ۴ص ۵۳۱

(۴) الانساب ۵ص ۱۳۰

(۵) معجم الادباء ۸ص ۱۱۱

(۶) العبر ۲ص ۳۲۴

(۷) مرآۃ الجنان ۲ص ۷۵

(۸) النجوم الزاھرہ ۴ص ۶۴

(۹) شذرات الذھب ۳ص ۳۹

(۱۰) ہدیۃ العارفین ۲ص ۴۷

(۱۱) طبقات الحفاظ ص ۳۹۷

(۱۲) شجرۃ النور ۱ص ۹۴

ان تمام کتب میں اس امام جلیل کا شاندار ترجمہ موجود ہے۔

اس سند کے دوسرے راوی ہیں، جناب عثمان بن محمد

ان کا پورا نام اس طرح ہے، عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک من اھل قبرۃ ان کے متعلق امام محمد بن حارث فرماتے ہیں کہ:

قال خالد بن سعد عثمان بن محمد، ممن عنی بطلب العلم و درس المسائل و عقد الوثائق مع فضلہ و کان مفتی اھل موضعہ۔

﴿ترجمہ﴾

جناب خالد بن سعد نے فرمایا کہ عثمان بن محمد ان میں سے ہے جنہوں نے مجھ سے علم حاصل کیا ہے اور مسائل کا درس لیا ہے اور یہ پختہ عقد والے ہیں اور صاحب فضیلت ہیں اور یہ اپنے موضع کے مفتی تھے۔ (اخبار الفقہآء والمحدثین ص ۲۱۶)

تاریخ علماء الاندلس کے ص ۳۴۳ پر بھی آپ کی تعریف موجود ہے۔

اس سند کے تیسرے راوی ہیں، جناب عبیداللہ بن یحییٰ اللیثی

ان کے متعلق امام ذھبی لکھتے ہیں کہ:۔

قال ابن الفرضی و کان کریماعاقلاعظیم الجاه و المال مقدمافی الشوریٰ منفردابرئاسة البلد۔

﴿ترجمہ﴾

کہ ابن الفرضی نے کہا کہ عبیداللہ بن یحییٰ کریم عقل والا اور بڑی عزت والا اور مال والا ہے مشاورت مین اس کو مقدم کیا جاتا، شہر کی ریاست میں منفرد تھے۔

مزید لکھتے ہیں کہ:۔

قال ابن بشکوال فی بعض کتبه کان متمولا سمحاً جوادا کثیر الصدقات والاحسان کامل المرؤه۔

﴿ترجمہ﴾

ابن بشکوال نے اپنی بعض کُتب میں کہا ہے کہ یہ راوی بڑا سخی، صدقہ وخیرات کرنے والا، احسان کرنے والا اور کامل مروت ہے۔(سیر اعلام النبلاء ۱۳ص ۵۳۲، ۵۳۳)

مزید امام ذھبی لکھتے ہیں کہ: "**الفقیه الامام المعمر**"

"یہ راوی فقیہ امام معمر ہیں" (سیر اعلام النبلاء ۱۳ص ۵۳۱)

امام محمد بن حارث قیروانی فرماتے ہیں کہ:۔

"قال خالدبن سعدسمعت محمدبن ابراهیم بن حیون یثنی علی عبیدالله بن یحیٰی ویوثقه"۔ (اخبار الفقهآء والمحدثین ص ۱۷۲)

یہ راوی محدث امام ثقہ ہے اور یہ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت کرتا ہے، امام ابن معین

اور امام احمد ابن حنبل نے اس کو ثقہ کہا ہے۔ امام ابوزرعہ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کوئی خوف نہیں اور امام ابوحاتم نے فرمایا اس کا مقام صدق ہے۔(سیر اعلام النبلاء ج ۸، ص ۲۳۱ للذھبی)

امام حفص بن میسرہ کا ترجمہ درج ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

تہذیب الکمال ۷ص ۷۳، تاریخ یحییٰ بروایة الدوری ۲ص ۱۲۲، تاریخ الدارمی ص ۲۶۷، تاریخ الکبیر للبخاری ۲ص ۳۶۹، کتاب المعرفة والتاریخ ۱ص ۱۷۲، الکنی والاسماء للدولابی ۲ص ۱۵۱ الجرح والتعدیل ۳ص ۱۸۷ وغیرہ میں۔

اس سند کے چوتھے راوی ہیں، جناب عثمان بن سوادة

ان کے متعلق امام محمد بن حارث قیروانی لکھتے ہیں کہ:۔

قال عثمان بن محمد قال عبیدالله بن یحییٰ: کان عثمان بن سوادة ثقة مقبولا عند القضاة والحکام و کان من اهل الخیر والفضل وقال اخبرنی عن عبیدالله انه کان من اهل الذهد والعبادة و کثرة التلاوة۔

﴿ترجمہ﴾

عثمان بن محمد نے کہا کہ فرمایا جناب عبیداللہ بن یحییٰ نے کہ عثمان بن سوادة ثقہ اور مقبول ہے، قضاۃ اور حکام کے نزدیک اور یہ راوی خیر وفضل والا، زہد والا، عبادت کرنے والا اور کثرت سے تلاوت کرنے والا ہے۔ (اخبار الفقهآء والمحدثین ص ۲۱۴)

اس راوی کے متعلق امام ابن الفرضی لکھتے ہیں۔

عثمان بن سوادة من اهل القرطبة قال لی عثمان بن محمدقال لی عبیدالله بن یحییٰ کان عثمان بن سوادة ثقة مقبولا عند القضاة والحکام و کان من اهل الذهد والعبادة و کثیر الالتلاوة۔

﴿ترجمہ﴾

عثمان بن سوادۃ اھل قرطبہ سے ہے، مجھے عثمان بن محمد نے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن یحییٰ نے کہا کہ عثمان بن سوادۃ ثقہ مقبول ہے قضاۃ اور حکام کے نزدیک اور یہ اہل زہد سے، عبادت گزار اور بکثرت تلاوت کرنے والا ہے۔ (تاریخ علماء الاندلس لابن الفرضی ص ۲۴۲)

اس سند کے پانچویں راوی ہیں، جناب حفص بن میسرہ۔

ان کے متعلق امام ذھبی لکھتے ہیں کہ:۔

المحدث،الامام الثقة ابو عمر الصنعانی العقیلی نزیل عسقلان یروی عن زیدبن اسلم......وثقه ابن معین واحمد،وقال ابوزرعه لاباس به وقال ابو حاتم محله الصدق۔

امام زید بن اسلم کا ترجمہ درج ذیل کتب میں بھی ہے۔

طبقات ابن سعد،تاریخ یحییٰ بروایة الدوری،تاریخ کبیر للبخاری، کتاب المعرفة والتاریخ للمنوی،تاریخ ابوزرعه،الکنی والاسمآء،الجرح والتعدیل، کامل بن عدی،ثقات ابن شاهین،الحلیه لابی نعیم،الانساب للسمعانی،تاریخ دمشق،اسدالغابه،الکامل فی التاریخ،تذکرة الحفاظ،الکاشف ،العبر،تهذیب الکمال،معجم البلدان،شذرات الذهب وغیره۔

اس سند کے چھٹے راوی ہیں، جناب امام زید بن اسلم

امام ذھبی ان کو الامام الحجۃ القدوہ لکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جناب امام علی بن حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ان کی مجلس میں بیٹھتے تھے اور جناب

امام علی بن حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرماتے تھے کہ انسان اس کی مجلس میں بیٹھے جس سے دینی نفع حاصل ہو۔ اور جناب زید بن اسلم کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد شریف میں ایک علمی حلقہ ہوتا تھا۔ (سیر اعلام النبلاء ج ۵ ص ۳۱۶ للذھبی)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام احمد، ابوزرعہ، ابوحاتم، محمد بن سعد، نسائی اور ابن خراش ان سب نے زید بن اسلم کو ثقہ کہا ہے۔

جناب یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ زید بن اسلم ثقہ ہے، اہل فقہ اور اہل علم میں سے ہے اور قرآن کی تفسیر کا عالم ہے۔ (تہذیب التہذیب ۲ ص ۲۳۱)

جناب خالد بن سعد نے فرمایا کہ میں نے محمد بن ابراہیم بن حیون سے سناوہ عبیداللہ بن یحییٰ کی تعریف کرتے تھے اور ان کو ثقہ کہتے تھے۔

امام محمد بن حارث مزید لکھتے ہیں کہ:۔

وکان عاقلاوقوراًوافر الحرمة عظیم الجاه بعیدالاسم تام المروه عزیز النفس عزیز المعروف نهاضابالاثقال مشاورافی الاحکام۔

﴿ترجمہ﴾

یہ دانا اور بڑی عزت والے تھے کامل مروت والے عزیز النفس عزیز المعروف اور احکام میں ان سے مشورہ لیا جاتا تھا۔ (اخبار الفقہآء والمحدثین ص ۱۷۰)

امام ابن الفرضی لکھتے ہیں کہ:۔

کان رجلاعاقلاکریماعظیم المال والجاه مقدمافی المشاورة فی الاحکام۔

﴿ترجمہ﴾

یہ آدمی عقل مند کریم بڑے مال اور مرتبے والا ہے اور احکام میں ان کو مشورہ کے لئے مقدم کیا جاتا۔ (تاریخ علماء الاندلس لابن الفرضی ص ۲۰۶ تا ۲۰۷)

امام عبیداللہ بن یحییٰ کا ترجمہ ان کتب میں بھی ہے۔

(جذوۃ المقتبس ص ۲۶۸، بغیۃ الملتمس ص ۳۵۵، شذرات الذھب ۲ ص ۲۳۱)

اس سند کے ساتویں راوی صحابی رسول جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

جن کے ثقہ، صادق، عادل اور جلیل القدر ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

تو قارئین گرامی قدر! الحمدللہ دلائل قویہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اس سند کے تمام راوی مضبوط، اہل صدق، ثقہ ہیں۔ اور یہ حدیث مرفوع ہے صحیح ہے اور صریح بھی ہے، جس میں رکوع کی رفع یدین کا ترک واضح طور پر موجود ہے۔

اب بھی اگر غیر مقلدین نہ مانیں تو ان کی مرضی ہے لیکن یہ بات تو واضح ہوگئی کہ الحمدللہ رفع یدین عندالرکوع کا نسخ اظہر من الشمس ہے اور احناف کثرھم اللہ تعالیٰ کا اس پر عمل ہے۔ اب میں یہ کہنے پر حق بجانب ہوں کہ احناف زندہ باد۔

(بشکریہ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نوری صاحب)

الحمدللہ رب العالمین

واللہ الھادی الی الرشد والھدایۃ وصلی اللہ علیٰ حبیبہٖ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہٖ وازواجہ واولادہٖ واصھارہٖ وانصارہٖ اجمعین۔

تمت بالخیر

☆☆☆☆☆☆☆

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا:

عن علقمۃ بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرۃ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوٰۃ باب وضع الیمین علی الشمال 1/427 مطبوعہ دارالفکر بیروت)

﴿ترجمہ﴾

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔

بعد از نماز ذکر:

"عن عبداللہ بن عباس ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عھد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

(صحیح بخاری ج 1، ص 116، قدیمی کتب خانہ) (صحیح مسلم ج 1، ص 217، رقم الحدیث 1219) (صحیح ابن خزیمہ، ج 2، ص 228، المکتب اسلامی) (فتح الباری، ج 2، ص 325، از ابن حجر عسقلانی) (عمدۃ القاری، ج 6، ص 124، از علامہ بدرالدین عینی)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا۔

(امدادالفتاویٰ ج 4، ص 443، از اشرف علی تھانوی دیوبندی) (اخبار اہل حدیث

امرتسر، ص 9، 21 جنوری، 1938ء از ثناء اللہ امرتسری وہابی)

كنت اعلم اذا انصرف بذالك اذا سمعته۔

(صحیح بخاری شریف، ج 1، ص 116، قدیمی کتب خانہ) (مسلم شریف، ج 1، ص 217) (اخبار اہل حدیث ص 9، از ثناء اللہ امرتسری وہابی)

"حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب نمازی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو میں اس ذکر پاک کو اپنے کانوں سے سنتا تھا"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"كنت اعرف القضاء صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتكبير"

(صحیح مسلم شریف، ج 1، ص 317) (مشکوٰۃ شریف ج 1، ص 98) (اشعر اللمعات فارسی، ج 1، ص 418) (صحیح ابن خزیمہ، ج 1، ص 822، مطبوعہ لکھنو)

﴿ترجمہ﴾

"میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے پورا ہوجانے کو تکبیر کی بلند آواز سے پہچان کرتا تھا"

وعن عبدالله بن الزبير رضى الله تعالىٰ عنه قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا سلم من صلوته يقول بصوته الاعلىٰ لا اله الا الله ـــــــ (الخ)

(مشکوٰۃ ص، 88 باب الذکر بعد الصلوۃ رقم الحدیث 963)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم جوں ہی نماز کا سلام پھیرتے بلند آواز سے فرماتے لا الہ الا اللہ الخ۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فتاویٰ:

جو دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک حجۃ اللہ اور وارث الانبیاء ہیں وہ فرماتے ہیں کہ:۔

(دیگر حقیقت ذکر جہر وحق آنست که انکار آں سفاهت واضح است در تلاوت قرآن جهر صریح است)

(فتاویٰ عزیزیہ فارسی ج 1، ص 17، مطبوعہ مجتبائی)

﴿ترجمہ﴾

"حق یہ ہے کہ بلند آواز سے ذکر کرنے کا انکار جہالت ہے کیونکہ تلاوت قرآن مجید میں صریح ذکر جہر ہے"۔

بسم اللہ جہراً نہیں:

عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وابى بكر وعمر وعثمان رضى الله تعالىٰ عنهم فلم اسمع احداً منهم بجهر بسم الله الرحمن الرحيم۔

(نسائی کتاب الافتتاح رقم الحدیث 906 باختلاف الالفاظ، مسلم کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 888، بخاری شریف، ج ا، ص ۱۰۳، مطبوعہ نور احمد کراچی)

﴿ترجمہ﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ نماز پڑھی ان میں سے کسی کو بھی میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے نہیں سنا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

(۲) **"ان عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجر"**

(موطا امام محمد، ص102، مطبوعہ مجتبائی پاکستان لاہور) (مصنف عبدالرزاق، ج2، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بیروت)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں پتھر ہو۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

(۳) **"عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قال من قرأ خلف الامام فلاصلوٰۃ"**

(موطا امام محمد، ص102، مطبوعہ آفتاب پریس لاہور) (نصب الرایہ بحوالہ علل متناہیہ من طرق دارقطنی، ج2، ص19، مکتبہ اسلامیہ ریاض) (کنز العمال ج8، ص286، مطبوعہ التراث اسلامی)

﴿ترجمہ﴾

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہوتی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

(۴) **"عن المختار بن عبداللہ بن علی قال انمایقرأ خلف الامام من**

لیس علی الفطرۃ"

(امام بخاری کے استاد) (مصنف ابن ابی شیبہ متوفی 235ھ، ج1، ص376، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی) (مصنف عبدالرزاق متوفی 211ھ، ج2، ص137، مطبوعہ مکتب اسلامیہ بیروت) (سنن دارقطنی ج1، ص334، مطبوعہ نشر السنہ ملتان)

﴿ترجمہ﴾

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے وہ شخص قرأت کرتا ہے جو فطرت پر نہ ہو۔

نوٹ!

جن احادیث مبارکہ میں سورۃ فاتحہ کی نماز میں پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے جیسے **"لاصلوٰۃ الابفاتحۃ الکتاب" "من صلی صلوۃ لم یقرأ فیہا باالقرآن فھی خراج خراج خراج"** (مسلم ج1، ص70،169، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ رکوع سجود والی نماز بغیر فاتحہ کے ہو جاتی ہے امام کی ہو یا مقتدی کی مگر مقتدی کے حق میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتدی کیلئے امام کی قرأت کافی ہے جیسے گزر چکا ہے امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مقتدی کیلئے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے تو اس صورت میں کہ جب امام رکوع کی حالت میں تھا اور مقتدی فاتحہ پڑھے بغیر رکوع میں شامل ہو گیا نماز نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی حالانکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جس نے امام کے پیچھے رکوع کو پالیا اس نے رکعت کو پالیا (حوالہ حدیث سنن دارقطنی ج۱، ص۳۴۷، مطبوعہ نشر السنہ ملتان) اس صورت میں نماز ہو جائے گی اس لئے ہو جائے گی کہ مقتدی کیلئے فاتحہ پڑھنا ضروری نہیں ہے امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے اور امام فاتحہ پڑھ چکا ہے۔

آمین آہستہ کہنا:

عن علقمة بن وائل بن حجر رضی الله تعالیٰ عنه انه صلی مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلمابلغ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال آمین واخفی بهاصوته۔

(مصنف عبدالرزاق 136/2رقم الحدیث 2797 مطبوعہ دارالفکر بیروت،مصنف ابن ابی شیبہ 414/1 کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 27 طحاوی 158/1 ،ترمذی باب الصلوٰۃ رقم الحدیث248)

﴿ترجمہ﴾

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب "ولا الضالین" پر پہنچے تو آمین کہی اور آہستہ آواز سے کہی۔

آمین آہستہ کہنا گناہوں کی معافی کا سبب:

"عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال اذاامن الامام فامنوافانه من وافق تامینه تامین الملائکة غفرله ماتقدم من ذنبه"

﴿ترجمہ﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو آمین کہو، کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(بخاری شریف ج1،ص108،مطبوعہ نورمحمد اصح المطابق کراچی)(مسلم شریف ،ج1،رقم

الحدیث 817)(سنن ابی داؤد،ج 1،ص 244،بیروت،لبنان)(سنن نسائی ،الرقم الحدیث، 25)(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث، 851)(مسندامام احمد بن حنبل رقم الحدیث 7643)(صحیح ابن خزیمہ،رقم الحدیث،569)

"فائدہ"

فرشتے آمین آہستہ کہتے ہیں فرشتوں کے ساتھ موافقت اس وقت ہوگی جب آمین آہستہ کہیں گے۔

حضرت عمر، علی، عبداللہ بن مسعود اور ابراہیم نخعی وغیرہم سے روایت ہے کہ "چار چیزوں کو امام آہستہ کہے، تعوذ،تسمیہ،ثناء،اور آمین"

(کتاب الاثار الامام محمد،ص 111،مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)(عمدۃ القاری،ج 2 ،ص 52,50،مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ)

جلسہ:

عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یفترش رجله الیسری وینصب رجله الیمنی وکان ینهی عن عقبة الشیطان وینهی ان یفترش الرجل ذراعیه افتراش السبع

(مسلم کتاب الصلوٰۃ رقم الحدیث 1110 ابوداؤد کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 783)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔اور درندوں کی طرح بازو (کلائیاں) بچھانے سے بھی منع فرماتے تھے۔

تشہد میں انگلی سے اشارہ بلاحرکت:

عب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یشیر باصبعہ اذادعاولایحرکہا

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 898 نسائی کتاب السھو رقم الحدیث 1269)

﴿ترجمہ﴾ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (التحیات میں) دعا کے وقت کلمہ شہادت کے وقت اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے مگر حرکت نہیں کرتے تھے۔

سجدہ سہو:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلم ثم سجدسجدتی السھووھو جالس ثم سلم"

(نسائی کتاب السھو رقم الحدیث 1329)

﴿ترجمہ﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر دو سجدہ سہو کئے۔ بیٹھے پھر سلام پھیرا۔

دعابعدازنماز:

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذاسلم لم یقعدالامقدارمایقول اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام۔

(مسلم، کتاب المساجد رقم الحدیث 1336, 1335, 1334، ابوداؤد کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 1512 ترمذی کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 298 نسائی کتاب السھو رقم الحدیث 1337، ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، رقم الحدیث 924)

بعدازنمازصلوۃ وسلام:

"عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکروعمرمعہ فلماجلست بدأت بالثناء علی اللہ ثم الصلوۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سل تعطہ سل تعطہ"

(ترمذی باب السفر رقم الحدیث 593 مسند امام احمد بن حنبل 286/1,400,437,445 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث 8414 سنن الکبریٰ للبیہقی 153/2 صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث 1156)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب میں (نماز پڑھ کر) بیٹھا اللہ کے ذکر سے ابتداء کی پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مانگ دیا جائے گا، جو مانگے گا دیا جائے گا۔

ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا:

"عن السائب بن یزیدعن ابیہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذادعافرفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ" (ابوداؤد کتاب الوتر رقم الحدیث 1492)

﴿ترجمہ﴾

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے پھر دونوں ہاتھ چہرے پر پھیر لیتے۔

وتر تین ہیں:

"عن عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت لعائشة بکم کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوتر؟ قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر وثلاث ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا اکثر من ثلاث عشرة"

(ابوداؤد کتاب التطوع رقم الحدیث 1362)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کتنے وتر پڑھتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا چار اور تین، چھ اور تین، آٹھ اور تین، دس اور تین سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (یعنی تہجد کے نوافل کبھی چار کبھی چھ) کبھی آٹھ کبھی دس پڑھتے مگر وتر تین ہی رہتے) تین وتر کی روایات مندرجہ ذیل کتب میں بھی ہیں البتہ الفاظ کا فرق ہے۔

(سنن دار قطنی 8/2ص مطبوعہ نشر السنہ ملتان) (بخاری شریف ج1، ص52، مطبوعہ نور احمد اصح المطابق کراچی) سنن نسائی ج1، کارخانہ تجارت)

دعائے قنوت قبل رکوع:

"عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع"

(ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ رقم الحدیث 1182 باختلاف الالفاظ، ابوداؤد کتاب الوتر رقم الحدیث 1427 نسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النھار رقم الحدیث 1698)

﴿ترجمہ﴾

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

الفاظ دعا قنوت:

اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونومن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیر ونشکرک ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخشیٰ عذابک ان عذابک بالکفار ملحق

(سنن کبریٰ 211,210,6/2 باختلاف الالفاظ والترتیب)

﴿ترجمہ﴾

اے اللہ بے شک ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ ہوجاتے اور چھوڑ دیتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے اور چلتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

اگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو سورج نکلنے کے بعد پڑھے:

"عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من لم يصل ركعتى الفجر فليصلهما بعدما تطلع الشمس"

(ترمذی باب الصلوۃ رقم الحدیث 423، ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ رقم الحدیث 1156 سنن الکبریٰ للبیہقی 482/2، المستدرک للحاکم 274/1)

﴿ترجمہ﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے فجر کی دو سنتیں (قبل از جماعت) نہیں پڑھیں وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

(فرق الفاظ سے بخاری 82/1)

جمعہ کی سنتیں:

"عن عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه انه كان يصلى قبل الجمعة اربعا وبعدها اربعا" (ترمذی باب الجمعة رقم الحديث 523)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور اس کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھتے اور جمعہ کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھتے تھے (یعنی دو سنت دو نفل)۔

"ان عمر رضى الله تعالىٰ عنه كان يكره أن يصلى بعد صلوٰة الجمعة مثلها قال ابو جعفر فلذالك استحبّ ابو يوسف الاربع قبل الركعتين"

(شرح معانی الآثار، ج4، ص234، المکتبۃ الحقانیہ ملتان)

﴿ترجمہ﴾

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے بعد جمعہ جیسی (دو رکعتیں) پڑھنے کو ناپسند کرتے امام ابوجعفر (طحاوی) فرماتے ہیں اس لیے امام ابو یوسف نے مستحب یہ لکھا ہے کہ پہلے چار پھر دو پڑھی جائیں۔

نمازِ فجر کا مستحب وقت:

"عن رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر"

(ترمذی باب الصلوۃ رقم الحدیث 154 باختلاف الالفاظ، ابوداؤد کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 424 نسائی کتاب المواقیت رقم الحدیث 547 ابن ماجہ کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 672 مسند طیالسی رقم الحدیث 959 سنن الکبریٰ للبیہقی 277/1 شرح معانی الآثار 108,105/1)

﴿ترجمہ﴾

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے تھے نمازِ فجر روشنی کر کے پڑھو اس لئے کہ اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔

نمازِ ظہر کا مستحب وقت:

عن ابی ذر رضی الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان فى سفر ومعه بلال رضى الله تعالىٰ عنه فاراد ان يقيم فقال ابرد ثم اراد ان يقيم فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابرد فى الظهر قال حتىٰ راينا فىء التلول ثم اقام فصلىٰ فقال رسول الله صلى الله

تعالیٰ علیه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا عن الصلوة۔

(ترمذی ابواب الصلوۃ رقم الحدیث 158 باختلاف الالفاظ بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ 535، 539 کتاب الاذان رقم الحدیث 629 کتاب بدء الخلق رقم الحدیث 3258 مسلم کتاب المساجد رقم الحدیث 616، ابوداؤد کتاب الصلوۃ رقم الحدیث 401

﴿ترجمہ﴾

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے تو انہوں نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کرو کچھ دیر بعد پھر اقامت کہنا چاہی تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کو ٹھنڈا کرو۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حتیٰ کہ ہم نے ریت کے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے پھر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ میں سے ہے لہذا نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

نماز تراویح بیس رکعت سنت ہے:

عن السائب بن يزيد رضی الله تعالیٰ عنه قال كان الناس يقومون على عهد عمر ابن الخطاب فی شهر رمضان بعشرين ركعة

(سنن کبریٰ 2/496 مؤطا امام مالک کتاب اقامۃ الصلوۃ رقم الاثر 132 مصنف ابن ابی شیبہ 1/285)

﴿ترجمہ﴾

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں رمضان کے مہینے میں بیس رکعت پڑھتے تھے (یہ الفاظ سنن کبریٰ کے ہیں مگر دوسری کتب جن کا حوالہ دیا گیا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے حضرت ابی بن کعب کو حکم دیا کہ وہ تراویح پڑھائیں لوگ ان کے پیچھے پڑھیں اور بیس تراویح اور تین وتر پر اجماع ہو گیا حرمین شریفین میں اس وقت سے آج تک بیس تراویح تین وتر پر عمل ہے)۔

جنازہ کی چار تکبیریں:

عن ابی هريرة ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی علی النجاشی فكبر اربعا

(ترمذی کتاب الجنائز رقم الحدیث 1022 باختلاف الالفاظ، بخاری کتاب الجنائز رقم الحدیث 1333,1245 مسلم کتاب الجنائز رقم الحدیث 2201 ابوداؤد کتاب الجنائز رقم الحدیث 3204 نسائی کتاب الجنائز رقم الحدیث 1979,1970 ابن ماجہ کتاب الجنائز رقم الحدیث 1534)

﴿ترجمہ﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھا تو اس پر چار تکبیریں کہیں۔

بیہقی میں ہے کہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو آخری جنازہ پڑھا اس پر چار تکبیریں پڑھیں۔ مؤطا میں ہے کہ ابو ہریرہ نے فرمایا میں پہلے تکبیر پھر اللہ کی حمد پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پھر دعا پڑھتا ہوں۔

دعا بعد نماز جنازہ:

"فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب" (الانشراح،8,7)

اس آیت کی تفسیر میں جلیل القدر مفسرین کرام روایات نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت مجاہد، حضرت قتادہ، حضرت ضحاک، حضرت مقاتل اور حضرت کلبی علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ جب تو فرض نماز سے فارغ ہوجائے تو رب کریم کی طرف دعا کیلئے کھڑا رہے۔

(تفسیر ابن جریر ج 3، ص 130، مطبوعہ مصر) (تفسیر معالم التنزیل، ج 7، ص 220
(تفسیر خازن ج 7، ص 220)

نوٹ!

نماز جنازہ بھی فرض کفایہ ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول اذاصلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء

(ابوداؤد کتاب الجنائز رقم الحدیث 3199 ابن ماجہ کتاب الجنائز رقم الحدیث 1497)

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لئے خلوص کے ساتھ دعا مانگو۔

امام سرخسی جو دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک شمس الائمہ ہیں اپنی شہرہ آفاق تصنیف لطیف میں فرماتے ہیں کہ۔

(۲) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازہ پر نماز جنازہ کے بعد پہنچے تو انہوں نے نمازیوں کو ارشاد فرمایا۔

"ان سبقتمونی بالصلوٰة علیه فلاتسبقونی بالدّعا"

اگرچہ تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھ لی ہے لیکن دعا میں مجھ سے آگے نہ بڑھو۔

(مبسوط سرخسی، ص 68، ج)

(۳) حضرت ابراھیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں ان کی صاحبزادی کا انتقال ہوگیا تو انہوں نے صاحبزادی کا جنازہ پڑھایا۔

"ثم اقام بعدالرابعة قدر مابین التکبیرین یدعو ثم قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع فی الجنازة هکذا"

پھر ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھی تکبیر (جنازہ پڑھنے کے بعد) کھڑے رہے اور دعا فرماتے رہے دو تکبیروں کے مقدار کے برابر پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ اس طرح جنازہ ادا فرماتے تھے۔

(سنن الکبریٰ، ج 4، ص 42، مطبوعہ حیدر آباد دکن)

"قد صلیٰ علی الصبی و دعاله بان یعافیه الله من فتنة القبر"

(۴) بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچے کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کیلئے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ اس کو فتنۂ قبر سے محفوظ رکھے۔

(بہجۃ النفوس شرح صحیح بخاری ج 1، ص 122، مطبوعہ مصر)

عورت اور مرد کی نماز میں فرق:

عن یزیدبن ابی حبیب رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرعلی امراتین تصلیان فقال اذسجدتما فضمابعض اللحم الی الارض فان المراة فی ذالك لیست کالرجل۔

(سنن الکبریٰ البیہقی 223/2 مطبوعہ دارالفکر بیروت)

﴿ترجمہ﴾

حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے وہ نماز پڑھ رہی تھیں تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنا کچھ بدن زمین سے ملالیا کرو کیونکہ عورت اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

﴿ترجمہ پڑھئے اور فیصلہ کیجئے !!!!!!﴾

توہین باری تعالیٰ کے چند نمونے

اللہ تعالیٰ کو چال باز لکھ دیا

ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین (سورہ الانفال، ۳۰)

ترجمہ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری

"تدبیر تیرے پکڑنے کو کر رہے تھے اور خدا بھی پوشیدہ کار رہا تھا اور خدا سب سے اچھا تدبیر کرنے والا ہے"۔

ترجمہ۔ وحید الزماں غیر مقلد

"اور وہ (اپنا) داؤ کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنا داؤ کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے۔"

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ

"اور وہ اپنا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر ہے"

ومکرو مکراً ومکرنا مکراً وھم لایشعرون (سورہ النمل، ۵۰)

ترجمہ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری

"انہوں نے ہر طرح کے خفیہ داؤ کیے ہم نے بھی خفیہ حکم دیا ایسا کہ ان کو نیست ونابود کر دیا اور داؤ کیا ان کو خبر بھی نہ ہوئی"۔

ترجمہ۔ وحید الزماں غیر مقلد

"اور انہوں نے ایک داؤ کیا اور ہم نے بھی ایک داؤ کیا اور ان کو (ہمارا داؤ) معلوم ہی نہ تھا"

ترجمہ۔اعلیٰ حضرت محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ

''اورانہوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی اور وہ غافل رہے''

اللہ تعالیٰ کو داؤ کرنے والا لکھ دیا

ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین (سورہ آل عمران،۵۴)

ترجمہ۔مولوی ثناء اللہ امرتسری

''اور یہودیوں نے مسیح کی ایذاء کیلئے طرح طرح مخفی داؤ کیے خدا نے ان سے داؤ کیا خدا سب داؤ کرنے والوں سے اچھا ہے۔''

ترجمہ۔وحیدالزماں غیر مقلد

''اورانہوں نے خفیہ داؤ کیا اور اللہ نے ان سے داؤ کیا اور اللہ سب سے بہتر داؤ کرنے والا ہے''

ترجمہ۔اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ علیہ

''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے''

اہلحدیث وہابی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کو چال باز اور داؤ کرنے والا لکھ کر سخت گستاخی اور بےادبی کی ہے۔

معاذ اللہ۔ یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہرگز نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو فریب دینے والا دھوکہ دینے والا دغا دینے والا لکھ دیا

ان المنفقین یخدعون اللہ وھو خادعھم (سورۃ النساء۔۱۴۲)

ترجمہ۔مولوی ثناء اللہ امرتسری

''جو منافق اللہ سے داؤ بازی کرتے ہیں وہ ان کو سزا دے گا''

ترجمہ۔وحیدالزمان غیر مقلد

''منافق (سمجھتے ہیں) کہ وہ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں اور (یہ نہیں جانتے کہ) اللہ تعالیٰ ان کو فریب دے رہا ہے''۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف

''بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی ان کو غافل کر کے مارے گا''۔

اللہ تعالیٰ کو مجسم مان لیا جبکہ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے

ثم استویٰ علی العرش (سورہ اعراف،۵۴)

ترجمہ وحیدالزمان غیر مقلد

''پھر اپنے تخت پر بیٹھا''

اہل حدیث کہلوانے والے نجدی وہابیوں کے امام وحیدالزمان غیر مقلد اہل حدیث نے اپنے ترجمہ قرآن میں وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض کے تحت لکھا ہے جب وہ کرسی پر بیٹھا تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔معاذ اللہ

(حاشیہ آیۃ الکرسی قرآن مترجم از وحیدالزمان غیر مقلد اہل حدیث، استواء علی العرش از صدیق بھوپالی، ص۱۲)

نجدی، وہابی اور اہل حدیث کہلوانے والے مولویوں کی جہالت اور غلطیوں کا نمونہ دیکھئے۔

کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں لکھ دیا کہ تخت پر بیٹھا وغیرہ یوں اللہ تبارک وتعالیٰ کو مجسم مان لیا۔ معاذ اللہ

جبکہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب مستطاب ''اثنا عشرہ'' میں لکھتے ہیں۔

''عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی جہت نیچے اوپر یا دائیں بائیں کی تصور نہیں کی جا سکتی یہی عقیدہ اور مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے''

شرح فقہ اکبر مطبوعہ مصر صفحہ نمبر 64 پر ہے

''اللہ تعالیٰ زمان اور مکان سے پاک اور منزہ ہے کیوں کہ زمان اور مکان مخلوقات میں شامل ہیں''

فتاوی عالمگیری مطبوعہ مصر جلد صفحہ ۲۵۹ اور بحر الرئق مطبوعہ مصر جلد ۵ صفحہ ۱۲۵ میں ہے۔

''اللہ تعالیٰ کیلئے مکان ثابت کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے''

خزانۃ الروایات میں ہے:۔

''کہ کسی نے اللہ تعالیٰ کو اوپر اور نیچے سے متصف کیا تو یہ تشبیہ کفر ہے''

ترجمہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

''پھر عرش پر استویٰ فرمایا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے)''

﴿ترجمہ پڑھئے اور فیصلہ کیجئے !!!!!!﴾

توہین رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند نمونے

آیت نمبر ا

انا فتحنالک فتحاً مبینا o لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر

(سورہ فتح ۱،۲)

ترجمہ۔ ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث

تا کہ خدا تجھ پر ظاہر کرے کہ اس نے تیرے اگلے پچھلے گناہ بخشے ہوئے ہیں

ترجمہ۔ وحید الزمان اہل حدیث

(اے پیغمبر یہ حدیبیہ کی صلح کیا ہے) ہم نے تجھے کھلم کھلا فتح دی فتح اس لیے (کہ تو اللہ کا شکر کرے اور) اللہ تیرے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی محدث بریلی شریف

بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرما دی تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

مسلمانو! غور فرمائیے اہلحدیث مولویوں کے تراجم سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے گناہ گار تھے اور آئندہ بھی گناہوں کی امید تھی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ایک سند دینا پڑی کہ ہم نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے۔ (معاذ اللہ)

جبکہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں انہیں گناہ گار سمجھنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

جیسا کہ شرح فقہ اکبر مطبوعہ مصر صفحہ 151 میں ہے۔

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے کفر اور بری باتوں سے پاک ہیں۔

اے مسلمانو! یاد رکھو کہ مشکوٰۃ شریف باب الوسوسہ میں ہے کہ:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان چھو بھی نہیں سکا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرین یعنی ساتھ رہنے والا شیطان تو مسلمان ہی ہو گیا اس لیے یہ حضرات شیطانی وسوسہ سے بھی محفوظ ہیں اور نفس امارہ سے بھی پاک ہیں۔ بلکہ یہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے جن غلاموں پہ نگاہ کرم فرمادیں وہ بھی شیطان سے محفوظ رہتے ہیں اور شیطان ان سے ڈر کے بھاگتا ہے۔

جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ:۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس راستے سے گزرتے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سردار کا عالم کیا ہو گا

اس لیے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گناہ گار کہنا بے ایمانی اور کفر ہے جبکہ سورۃ فتح کی اس آیت مبارکہ میں "لک" میں "ل" سبب کے معنی میں آیا ہے اس لیے امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ترجمہ قرآن "کنز الایمان" ہی بہترین ترجمہ ہے۔

وہابی حضرات

کی بدعقیدگی اور گستاخیوں نے نئے نئے انگریز محققین اور دوسرے غیر مسلموں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور شان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زبان درازی

اور گستاخیوں کا موقعہ دے دیا ہے آگے مزید ملاحظہ فرمائیں اور اہلحدیث کی گستاخیوں کو دیکھ کر محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آنسو بہائیں۔

آیت نمبر۲

واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات (سورہ محمد، ۱۹)

ترجمہ۔ ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث

اور اپنے گناہوں اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بخشش مانگا کرو۔

ترجمہ۔ وحید الزمان اہلحدیث

اور اپنے گناہ کی بخشش کے لئے دعا مانگتا رہ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کے (گناہوں کے) لیے بھی۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

آیت نمبر۳

واستغفر لذنبک وسبح بحمد ربک بالعشی والابکار

(سورہ مؤمن، ۵۵)

ترجمہ۔ وحید الزمان اہل حدیث

اور اپنے قصور کی بخشش مانگتا اور صبح اور شام اپنے مالک کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کر۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے صبح

اور شام اس کی پاکی بولو۔

یعنی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی تمام ظاہری حیات طیبہ میں اپنی گناہ گار امت کیلئے مغفرت اور بخشش کی دعا مانگتے رہے۔

فکر امت میں راتوں کو روتے رہے

اپنی امت کے گناہوں کو دھوتے رہے

آیت نمبر۴

ووجدك ضالاً فهدىٰ (سورہ الضحیٰ، ۷)

ترجمہ۔ ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث

اور تجھے دینی مسائل کی تفصیل سے بے خبر پایا تو رہنمائی کی۔

ترجمہ۔ وحید الزمان اہل حدیث

اور اس نے تجھ کو بھولا بھٹکا پایا اور پھر راہ پر لگایا۔

ترجمہ۔ مولانا محمد جونا گڑھی اہلحدیث

اور تجھے بھولا پا کر ہدایت نہیں دی۔

(تفسیر صلاح الدین یوسف مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ سعودی عرب)

یہ وہ ترجمہ ہے جو کہ نام نہاد اسلام کے ٹھیکیداروں نے مرکز اسلام سعودی عرب سے چھپوایا ہے۔ کہ تجھے بھولا پا کر ہدایت نہیں دی جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی ہدایت نہیں دی (نعوذ باللہ) تو تم کیسے ہدایت پا گئے۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی"

اہلحدیث مترجم نے" ضالاً" کا ترجمہ بھٹکا ہوا بے خبر الفاظ سے کیا ہے جو کہ صریحاً غلط اور بے ادبی ہے اہلحدیث مولوی نے یہ نہ دیکھا کہ کس کو بھٹکا ہوا اور بے خبر کہہ رہا ہوں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناموس اور عظمت پر دھبہ لگ جائے تو ان ظالموں کو اس کی کیا پرواہ کاش یہ مترجم ترجمہ کرنے سے پہلے سابقہ تفاسیر کا بغور مطالعہ کر لیتا تو شاید ایسا نہ ہوتا۔

جبکہ اعلیٰ حضرت محدث بریلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت باادب اور نفیس ترجمہ کیا ہے یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام راہ حق پر تھے لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت میں از خود رفتہ ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا قرب خاص عطا فرمایا اور معاذ اللہ جو خود بے خبر ہو بھٹکتا پھرتا ہو وہ ہادی اور راہنما کیسے ہو سکتا ہے جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے

○ماضل صاحبكم وما غوىٰ○وما ينطق عن الهوىٰ○ان هو الا وحى يوحىٰ○

﴿ترجمہ﴾ تمہارے صاحب (نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ بہکے نہ بے راہ چلے اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وہابیو! ذرا غور کرو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گمراہ ہونے بے راہ ہونے کی نفی فرما رہا ہے کہ میرا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا مگر صرف اور صرف وحی جو انہیں کی جاتی ہے یعنی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زبان حق ترجمان سے نکلنے والا ہر لفظ صرف اور صرف وحی الٰہی عزوجل ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنا فی اللہ کے سب سے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر کام اور ہر کلام رب تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ

اسی سے سمجھ تو مقام محمد ﷺ

آیت نمبر ۵۔

ماکنت تدری ماالکتب وللایمان (سورۃ الشوریٰ ۵۲)

ترجمہ۔ ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث

تو نہ جانتا تھا کتاب کیا ہوتی ہے نہ ایمان کی تفصیل جانتا تھا۔

ترجمہ۔ وحید الزمان اہل حدیث

(اس سے پہلے) تجھ کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کتاب کیا چیز ہے اور نہ ایمان معلوم تھا۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل۔

اے مسلمانو! غور کیجئے توجہ فرمایئے وہابیوں کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ معاذ اللہ آیت مذکورہ کے نزول سے پہلے حضور علیہ الصلوۃ والسلام مومن بھی نہ تھے ایمان سے نابلد اور کورے تھے یا ایمان کی خبر نہ تھی جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو پیدا ہوتے ہی فرمایا۔

''میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔

(سورۃ مریم، ۳۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بچپن ہی میں کتاب، ایمان اور نبی ہونے کا بتا رہے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی نفی کرنا کس قدر صریح گستاخی اور بے ادبی ہے۔

جبکہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجمہ سے اعتراضات ختم

ہو گئے اور یاد رکھیئے ایمان نہ جاننا یا احکام شرح کی تفصیل نہ جاننا ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔

آیت نمبر ۶

قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الھکم الہ واحد (سورہ الکھف، ۱۱۰)

ترجمہ۔ ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث

تو کہہ تمہاری طرح ایک آدمی ہوں میری طرف وحی پہنچتی ہے کہ تمہارا معبود برحق ایک ہی ہے۔

ترجمہ۔ وحید الزمان اہل حدیث

اے پیغمبر (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ یہ مت سمجھنا میں خدا کی سب باتیں جانتا ہوں میں بھی تمہاری طرح ایک آدمی ہوں۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

مسلمانو! ذرا غور کرو اہلحدیثوں (وہابیوں) کے تراجم میں کس قدر گستاخی بے ادبی بغض اور توہین پائی جارہی ہے کہ ان ظالموں بے دینوں بد مذہب گستاخوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے جیسا انسان اپنے جیسا بشر اور اہل حدیث کہلوانے والے غیر مقلدین کے رہنما و پیشوا وحید الزمان نجدی وہابی نے لکھ دیا ہے کہ اے پیغمبر ان لوگوں سے ''کہہ دے میں اور کچھ نہیں میں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں''

معاذ اللہ اہل حدیث کہلوانے والے غیر ملکی تنخواہ پر پلنے والے مولویوں اور غیر ملکی امداد سے مساجد اور مدرسے بنا بنا کر مسلمانوں کے ایمان کو برباد کرنے والے غور و فکر کریں

کہ ان کا عالم اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیسا گستاخانہ جاہلانہ ترجمہ کر رہا ہے کہ میں اور کچھ نہیں میں تمہاری طرح کا ایک آدمی ہوں یہ کس قدر گستاخی، بے ادبی اور قرآن مجید کی بیشار آیات کا انکار ہے پھر کہا جا رہا ہے کہ ”میں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں“ معاذ اللہ کس جیسا؟ بتاؤ! کس جیسا؟ کہہ رہے ہو ظالمو جواب دو ورنہ قیامت کے روز تو جواب دینا ہی پڑے گا۔

سنو سنو اور غور سے سنو اہلحدیث اور ان کے چاہنے والو سنو!

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات اور شاید تم بھی وہابیت سے سچی توبہ کر کے اہل سنت وجماعت (بریلوی) کے دامن سے وابستہ ہو کر اولیاء کاملین سلف وصالحین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے راستے پر چل پڑو۔

سنو سنو اور غور سے سنو فرمان مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لست کاحدمنکم (صحیح بخاری ۱/۲۶۳)

ترجمہ میں تمہارے کسی آدمی کی مانند نہیں۔

انی لست مثلکم (صحیح بخاری ۱/۲۶۳)

ترجمہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

ایکم مثلی (صحیح بخاری ۱/۲۶۳)

تم میں سے کون میری مثل ہے۔

انی لست کھیئتکم (صحیح بخاری ۱/۲۶۳)

واضح ہو گیا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جیسے نفوس قدسیہ بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام جیسے نہیں ہو سکتے جبکہ آج کل کے مولوی کا اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام جیسا بشر کہنا کس قدر بڑی گستاخی ہے۔

اب قرآن مجید میں بھی غور فرمایئے شاید کہ اتر جائے کسی کے دل میں حق بات اور دیکھئے اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے کیا ارشاد فرما رہا ہے۔

آیت نمبر ۲

ینساء النبی لستن کاحد من النساء (سورۃ الاحزاب، ۳۲)

ترجمہ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث

اے نبی کی بیویو تم کسی اور عورت کے رتبہ کی نہیں ہو۔

ترجمہ۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ

اے نبی کی بی بیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو (ترجمہ کنزالایمان)

سبحان اللہ فرمایا جا رہا ہے کہ اے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو یعنی یہ مقدس خواتین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجیت میں آنے کی وجہ سے اور عورتوں جیسی نہیں ہیں تو معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم جیسے کس طرح ہو سکتے ہیں اور قرآن مجید مین اور غور فرمایئے اللہ جل شانہ کا فرمان ہے

وما ارسلنک الا رحمۃ اللعالمین (سورۃ الانبیاء، ۱۰۷)

”اور ہم نے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے“ (ترجمہ کنزلایمان)

سبحان اللہ! یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اور اہلحدیثوں کے مولوی لکھ رہے ہیں کہ:

""میں تو محض تم ہی جیسا انسان ہوں اور کچھ نہیں تمہاری طرح ایک آدمی ہوں""

معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ

غور فرمایئے! کہ اعلیٰ حضرت محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کس قدر اعلیٰ اور باادب ترجمہ کر کے مسلمانوں کے بے ادبی سے بچایا ہے۔ سبحان اللہ

اور پھر ان کو اپنی خرابیاں اور گستاخیاں بھی نظر نہیں آتیں کیونکہ ان کے دلوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہ لاشریک اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے زیادہ اپنے وھابی مولویوں کی محبت موجود ہے اور جب کوئی سنی مسلمان ان کے مولویوں اور علماء کے متعلق ذرا سی بھی بات کہہ دے تو یہ لوگ قتل وغارت گری پر اتر آتے ہیں سنی مسلمانوں اور علماء کو شہید کرتے ہیں اور فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر مسلمانوں کے اتحاد اور اتفاق کو پارہ پارہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لازوال دولت سے مالامال فرمائے اور اتفاق اور اتحاد کی توفیق عطاء فرمائے اس لیے الحمدللہ! اعلیٰ حضر مولانا احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے میں ادب ہی ادب ہے ایمان ہی ایمان ہے۔ غور فرمایئے!

یعنی رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظاہری بشری صورت میں دنیا میں جلوہ افروز ہوئے ہیں اس لیے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر بھی ہیں لیکن حقیقت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔

"قد جاء کم من اللہ نور و کتٰب مبین" (سورۃ المائدہ، ۱۵)

﴿ترجمہ﴾ "بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب"

اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: "نور سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں"

تفسیر ابن عباس صفحہ ۷۲ اور مزید تفسیر صاوی جلد ۱ صفحہ ۲۷۵ تفسیر خازن صفحہ ۳۳، تفسیر بیضاوی صفحہ ۱۱۱، تفسیر مدارک جلد ۱ صفحہ ۲۸۷، تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحہ ۲۲۸ اور تفسیر جلالین صفحہ ۹۷ (امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) وغیرہ میں ہے کہ "نور سے مراد حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں"

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ موضاعات کبیر صفحہ نمبر ۲۸۱ میں امام قسطلانی رحمۃ اللہ نے مواہب اللدنیہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ میں حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں اور شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۱۷۶ میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو نور فرمایا ہے۔

اور یہی تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تمام مفسرین، محدثین اور اولیاء کاملین رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کا عقیدہ ہے یہی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔

حضرت شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ باب سوم میں فرماتے ہیں۔

اس قسم کی آیات جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برابری یا مساوات معلوم ہوتی ہو وہ مثل متشابہات کے ہیں جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی نور کی مثال چراغ سے دی "کمشکوۃ فیہا مصباح" کہ اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ نور الٰہی چراغ جیسا نور ہے۔

(مدارج النبوۃ جلد ۱، صفحہ ۱۲۶)

اس طرح رحمت عالم نور مجسم نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا حرام ہے اور اگر توہین کی نیت سے کہا تو کہنے والا کافر ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری وغیرھا)

""اہل حدیث کی حدیث میں خیانت""

قادیانی راستہ۔۔قرآن مجید کے بعد حدیث میں تحریف

اہلِ حدیث (غیر مقلد وہابیوں) کی حدیث دشمنی

صحاح ستہ میں غیر مقلدانہ تحریف

مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اور اسلاف سے دور لے جانے کیلئے کتب احادیث میں بھی تحریف کی تحریک زور پکڑ رہی ہے جو کہ اہلِ اسلام و اہل علم کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی دیگر خباثتوں کے علاوہ ان کی ایک بُرائی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ کتب تورات اور زبور وغیرہما میں تحریف کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

"یحرفون الکلم عن مواضعه" (مائدہ،۱۳)

"(یہودی) اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں"

اب اہلحدیث (غیر مقلدین وہابی) یہ کام کر رہے ہیں۔

مکتبہ دار السلام (لاہور) کی حدیث دشمنی

مکتبہ دار السلام لاہور کی جانب سے کتب حدیث کا مجموعہ "الکتب الستۃ" کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں صحاح ستہ کو ایک جلد میں اکٹھا کر کے بظاہر بڑا اچھا اور عمدہ کام کیا ہے۔لیکن افسوس کہ ظاہری حسن کے ساتھ ساتھ باطنی تحریف کر کے دُنیا و آخرت کی تباہی اور اپنی روسیائی کا سامان کیا ہے۔اس مجموعہ مذکورہ میں جن مقامات پر غیر مقلدین ناشرین نے تحریف کی ہے۔ہم یہاں مختصراً عرض کرتے ہیں۔

سنن نسائی باب "رفع الیدین للسجود" میں ایک حدیث کی اصل "سند اخبرنا محمد ن المثنی قال حدثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن قتادہ عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحویرث" (بحوالہ سنن نسائی ۲/۲۰۷ طبع بیروت ۱۰۳۰ء سنن نسائی مع تعلیقات سلفیہ ۱/۱۲۹۰ طبع لاہور) الکتب الستہ نسائی ص ۲۱۵۷ میں یہ سند اس طرح تبدیل کردی گئی ہے "اخبرنا محمد بن المثنی قال حدثنا ابن ابی عدی عن (سعید) عن قتادۃ۔ یعنی اس سند میں شعبہ کا نام حذف کر کے سعید کا نام لکھ دیا گیا ہے جبکہ پوری دنیا میں جتنے بھی قدیم وجدید نسخے سنن نسائی کے مطبوعہ ہیں سب میں شعبہ ہی راوی ہے ہمارا چیلنج ہے کہ غیر مقلد وہابی سچے ہیں تو نسائی کے قدیمی نسخوں میں شعبہ کی بجائے سعید کا نام دکھائیں۔

جامع ترمذی باب "رفع الیدین عند الرکوع" کے آخر میں اپنی طرف سے زائد سطریں داخل کردی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں الجموعۃ الکتب الستۃ ص ۱۲۲۳ زائد عبارت اس طرح ہے۔

"قال وحدثنا یحیٰ بن موسی قال حدثنا اسماعیل بن ابی اویس قال کان مالك بن انس یری رفع الیدین فی الصلاۃ قال ومع الحارود بن معاذ یقول کان سفیان بن عینة وعمر بن هارون االنضر بن شمیل یرفعون ایدیهم اذاافتحوا الصلاۃ واذار کعوا واذارفعو روسهم۔

جبکہ یہ عبارت جامع ترمذی کے کسی معتبر مطبوعہ نسخہ میں موجود نہیں ہے۔

ملاحظہ ہو:۔

الجامع الترمذی مع العرف الشذی ۱/۵۹، عارضۃ الاخوذی ابن العربی ۲/۵۸ الاحوذی شرح جامع الترمذی للعبد الرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد ۱/۲۲۔

"عن طاؤس قال كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وضع يده اليمنىٰ على يده اليسرى ثم يشدبينهما على صدره"۔

یہ حدیث مراسیل ابی داؤد کی ہے لیکن غیر مقلد نجدی ناشرین نے اس کو سنن میں داخل کر کے دھوکہ دیا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ من نجدہ وھابیہ جیسے محرفین کی ڈاکٹر اقبال نے تنبیہ کی ہے کہ:۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ عرب بے توفیق

مزید فرمایا! زمین کیا آسمان بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطرِ قرآن کو چلیپا کر دیا تو نے

غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب میں تحریف

غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب میں سے بیس تراویح والی حدیث مبارکہ کے الفاظ ہی نکال دیئے۔

"غنیۃ الطالبین"، میں حضور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کے متعلق فرمایا: صلوه التراويح سنة النبی صلی الله تعالىٰ عليه وسلم وهی عشرون ركعة يجلس عقب كل ركعتين ويسلم وهی خمس ترويحات كل اربعة منها ترويحة یعنی نماز تراویح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے جو بیس رکعت ہے ۔نماز میں ہر دو رکعت کے بعد بیٹھے اور سلام پھیرے اور پانچ ترویحات ہیں۔ جن میں ہر چار رکعت کے بعد ایک ترویحہ ہے۔

(بحوالہ غنیۃ الطالبین کا عربی اردو نسخہ)

سعودیہ کتب خانہ کتب حدیث منزل کراچی

غیر مقلدین کے کتب خانہ سعودیہ حدیث منزل کراچی کے مطبوعہ نسخہ غنیۃ الطالبین کے ص ۳۹۷ پر عربی متن اور اردو ترجمہ میں ظالمانہ چیر پھاڑ کر کے بایں الفاظ تحریف و علمی ڈکیتی کی گئی "وهی احدی عشرة ركعة مع الوتر" یعنی تراویح آٹھ رکعت ہے اور وتر سمیت گیارہ رکعت۔ اُف توبہ یہ کیسی ہٹ دھرمی اور دیدہ دلیری ہے کہ بیس تراویح کو گیارہ رکعت بنا دیا اور پانچ ترویحات کی عبارت بالکل ہی اُڑا دی۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں بہت
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

اکابرین کی کتب میں علمی خیانت اور تحریف

وہابیوں کا یہ بھی پسندیدہ معمول وطریقہ ہے کہ وہ کتابیں جو مسلمانوں کا قیمتی و علمی سرمایہ وورثہ ہیں، لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے نجدی ان پر اپنے ملک میں پابندی عائد تو نہیں کر سکتے لیکن ان میں جو چیز انہیں پسند نہیں اسے حذف کر دیتے ہیں یا اس میں تحریف وخیانت کر دیتے ہیں حالانکہ یہ سلف صالحین، مصنفین کی آراء پر ایسی شرعی اور قانونی ظلم وزیادتی ہے جس کے ازالہ وبدلہ کی انہیں دنیا میں طاقت تو کہاں اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں بھی کچھ نہیں کر سکیں گے۔

اہلحدیث وہابیوں نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب "حاشیہ ابن عابدین" شامی (فتاویٰ شامی) سے وہ فصل ہی خارج کر دی جو اولیاء ابدال اور صالحین کے بارے میں تھی۔

اہلحدیث (وہابیوں) نے آخری طباعت میں فتاویٰ ابن تیمیہ سے دسواں حصہ حذف کر دیا کیونکہ وہ تصوف پر مشتمل تھا۔

تبلیغی جماعت (رائیونڈ والوں) کی درود دشمنی

تبلیغی جماعت کی کتاب "تبلیغی نصاب" میں ایک باب فضائلِ درود شریف تھا اور برسوں چھپتا رہا۔ اس میں الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا پڑھنا جائز لکھا گیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

(تبلیغی نصاب ص ۶۷۹ تا ۸۱۳ مطبوعہ عتیق اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

موجودہ قائدین تبلیغی جماعت نے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی دشمنی میں فضائلِ درود شریف کے پورے باب کو حذف کردیا ہے۔

بازار سے کتاب لے کر جس کا جی چاہے اپنی تسلی کرسکتا ہے۔ تبلیغی ٹولے کے کسی فرد سے آپ وجہ دریافت فرمائیں گے تو وہ کہے گا کہ یہ باب الگ چھاپا گیا ہے۔ اسے آپ فرمائیں کہ لاؤ اور ہمیں بھی دکھاؤ وہ کبھی نہیں دکھا سکے گا۔ اس کا جھوٹ آپ پر آشکار ہوجائیگا اور درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے ساتھ دشمنی بھی۔ تبلیغی جماعت والوں سے پوچھا جائے کیا قرآن پاک کا کوئی پارہ یا کوئی سورۃ علیحدہ چھاپی جائے تو کیا قرآن سے اس پارہ کو یا سورۃ کو نکال دیا جائیگا؟

ہے یہ سوچنے کی بات

اسے بار بار سوچ

شیخ ابن باز (جو دارالافتاء کے سابقہ سربراہ تھے) نے یہ چاہا تھا کہ حافظ امام ابن حجر عسقلانی کی کتاب فتح الباری شرح البخاری میں جو اسے ناپسند ہے اس پر حواشی لکھ کر اس کا ازالہ کرے، اس نے معاونین سے مل کر تین اجزاء پر کام بھی کیا۔ اس کے بعد وہ رک گیا۔ ان حواشی کے ذریعے اس نے بہت بڑا شر کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ یاد رہے کہ امام ابن حجر عسقلانی کے خلاف ایک نجدی نے مکمل کتاب لکھی جس کا نام "الاخطاء الا

ـباب فی توحید الالوهیه فی فتح الباری" ہے۔

الحدیث (وہابیوں) کی مزارِ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی:۔

امام محی الدین النووی کی "الاذکار" (۱۴۰۹) میں دار الهدیٰ ریاض سے عبدالقادر ارناؤط شامی کی تحقیق سے شائع ہوئی ص ۶۹۵ پر امام نے عنوان قائم کیا تھا۔

"فصل فی زیارة قبر الرسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

"یہ فصل زیارت قبرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ہے"

پھر فصل کی ابتداء اور انتہا سے متعدد سطور حذف کردی اور حضرت عتبی کا سارا واقعہ بھی حذف کردیا، حالانکہ اسے امام نووی نے مکمل طور پر ذکر کیا تھا۔ یہ مصنف اور کتاب پر زیادتی و ظلم نہیں تو کیا ہے؟ جب محقق شیخ ارناؤط سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا یہ تبدیلی و تحریف سعودی نجدی ناشرین کی ہے۔

الحدیث (وہابیوں) نے "حاشیہ صاوی علیٰ جلالین" سے وہ تمام عبارات حذف کردیں جو انہیں نہیں بھاتی تھیں۔

(نصیحۃ الاخوان نجد ص ۳۴ مطبوعہ کویت)

ماخوذ المقدمه الجزء المفقود من الجزء الاول المصنف

از: ڈاکٹر محمود احمد سافی

(مطبوعہ ادارہ اہل سنت و جماعت لاہور)

”مکہ مدینہ والوں کے اہلحدیثوں سے شدید اختلافات“

آج کل اہلحدیث (غیر مقلدین، سلفی، محمدی، وہابی، اثری، ظاہری) حضرات اپنی تحریک غیر مقلدیت میں جان ڈالنے اور صراط مستقیم پر چلنے والے سادہ لوح حنفی سنی مسلمانوں کو غیر مقلد کرنے کیلئے یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ حرمین شریفین (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ) کی خدمت گزار حکومت اور سعودی آئمہ اور مشائخ اپنے آپ کو بھی اہلحدیث (غیر مقلد) ہیں۔ مرکز اسلام کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مسلک اہلحدیث (غیر مقلدیت) ہی چلتا ہے۔ اگر مسلک اہلحدیث غلط ہوتا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند نہ ہوتا تو بیت اللہ اور مسجد نبوی میں مسلک غیر مقلدین (اہلحدیث) نہ ہوتا اور نہ ہی اس مذہب کے امام ہوتے۔ حالانکہ مکہ مدینہ والے اہلسنت والجماعت حنبلی کہلاتے ہیں یعنی امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں اور اپنے تمام مسائل میں فقہ حنبلی پر عمل کرتے ہیں۔ ذیل میں مکہ مدینہ والوں کے مسلک اور مسلک اہلحدیث کا اختصار سے تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ مکہ مدینہ والے ہرگز ہرگز غیر مقلد (اہلحدیث) نہیں ہیں۔

سعودی وہابیوں اور پاکستانی وہابیوں میں شدید اختلافات

(۱) مقام صحابہؓ اور اجماع صحابہؓ

سعودی وہابیوں کا مسلک اور پاکستانی وہابیوں اہلحدیث (غیر مقلدین) کا مسلک

سعودی وہابی	پاکستانی وہابی
(۱) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کی طرح سنت خلفائے راشدین بھی دین اور شریعت کا حصہ ہے۔	(۱) اہلحدیث سنت خلفائے راشدین کے منکرین ہیں۔ (بدور الاھلہ، ج۱، ص۲۸، عرف الجادی، ص۱۰۱، ۲۰۷، فتاویٰ نذیریہ ج۲، ص۱۹۶، سیرت ثنائی، ص۱۹۶)
(۲) مکہ مدینہ والے اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معیار حق تسلیم کرتے ہیں۔ (ارشاد المسترشد، ص۸)	(۲) اہلحدیث اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معیار حق ہونے کے منکر ہیں۔ (طریق محمدی، ص۸۷، فتاویٰ ثنائیہ ج۲، ص۲۵۲، فتاویٰ ستاریہ، ج۲، ص۶۶)
(۳) مکہ مدینہ والے اجماع صحابہؓ اور اجماع امت کو حجت مانتے ہیں۔ (ارشاد المسترشد ص۸، از شیخ عبداللہ بن محمد الخلیفی، امام و خطیب مسجد حرام، المغنی لابن قدامہ: ۱/۹۹۷، مکتوب الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل بحوالہ شرعی فیصلے ص۱۶۴۸، از مولانا منیر احمد منور صاحب)	(۳) اہلحدیث (غیر مقلدین، سلفی، محمدی، اثری، ظاہری، وہابی) اجماع صحابہ اور اجماع امت کے منکر ہیں۔ (عرف الجادی، ص۱۱۱، معیار الحق ص۱۳۱)

(۲) فقہ اجتہاد ائمہ، قیاس شرعی اور تقلید و مقلدین

سعودی وہابی	پاکستانی وہابی
(۴) مکہ مدینہ والے فقہ اور اصول فقہ کے قائل ہیں (بحوالہ شرعی فیصلے: ص۲۲۰ بحوالہ شرعی فیصلے: ص۲۲۰، اور مکہ مدینہ میں فقہی نظام رائج ہے۔ (ترجمان وہابیہ: ص۳۲۲)	(۴) اہلحدیث (غیر مقلدین، سلفی محمدی) فقہ اور اصول فقہ دونوں کے منکر ہیں۔ (ترجمان وہابیہ: ص۴۴) اور فقہی نظام کو کفر کے مترادف سمجھتے ہیں۔
(۵) مکہ مدینہ والے چاروں فقہ کو صراط مستقیم سمجھتے ہیں (سیرۃ الشیخ محمد بن عبدالوہاب: ص۵۶) اور چاروں فقہ کو ائمہ اربعہ سے ثابت مانتے ہیں۔	(۵) اہلحدیث چاروں مکاتب فقہ کو صراط مستقیم سے منحرف چار شیطانی راستے کہتے ہیں اور چاروں فقہ کو فقہ جعفریہ کی طرح جھوٹی فقہ قرار دیتے ہیں۔
(۶) مکہ مدینہ والے اجتہاد آئمہ کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک ہر ایک کو اجتہاد کا حق نہیں۔ (بحوالہ شرعی فیصلے: ص۱۴۴)	(۶) اہلحدیث (غیر مقلدین) اجتہاد آئمہ کے منکر ہیں (اسلام کی امانت: ص۱۱) اور ان کے نزدیک ہر خواندہ ناخواندہ مسلمان کو اجتہاد کا حق ہے۔
(۷) مکہ مدینہ والے قیاس شرعی کے قائل ہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ج۱۹، ص۶۲ ۱۷، بحوالہ شرعی فیصلے، ارشاد المرشد: ص۸	(۷) اہلحدیث (غیر مقلدین، سلفی، محمدی) قیاس شرعی کے منکر ہیں۔ (معیار الحق: ص۹، ۷، ۱۳۱، ہدیۃ المہدی: ص۸۲، عرف الجادی: ص۳)
(۸) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک غیر مجتہد کیلئے اجتہاد حرام اور تقلید واجب ہے۔ (بحوالہ شرعی فیصلے: ۱۵۷)	(۸) اہلحدیثوں کے نزدیک غیر مجتہد کیلئے بھی تقلید حرام اور اجتہاد واجب ہے۔ (مجموعہ رسائل بہاولپوری: ص۱۹ تا ۲۳)

سعودی وہابی	پاکستانی وہابی
(۹) مکہ مدینہ والے امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں۔ (سیرت الشیخ محمد بن عبدالوہاب ص۵۶، مکتوب شیخ محمد بن عبداللہ السبیل بحوالہ شرعی فیصلے: ص۲۱۷)	(۹) اہلحدیثوں کے نزدیک آئمہ اربعہ میں سے کسی بھی امام کی تقلید حرام اور شرک ہے۔ (الظفر المبین: ص۱۲۰)
(۱۰) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک تمام مقلدین (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) اہلسنت والجماعت اور فرقہ ناجیہ میں ہیں۔ (بحوالہ شرعی فیصلے: ص۶۵۲)	(۱۰) اہلحدیثوں کے نزدیک صرف اور صرف ان کی جماعت (غیر مقلدین) جنتی ہے اور ائمہ مجتہدین کے مقلدین (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) فرقہ ناجیہ سے خارج بدعتی، مشرک اور جہنمی ہیں اور ان سے نکاح جائز نہیں۔ (ہدیۃ المہدی: ج۱، ص۱۳۱، سیاحۃ الجنان: ص۵، مجموعہ رسائل بہاولپوری: ص۲۳)

(۳) اہلحدیث نام، محمدی لقب اور ایصال ثواب و عذاب قبر کے بارے میں عقیدہ

سعودی وہابی	پاکستانی وہابی
(۱۱) مکہ مدینہ والوں کی کوئی جماعت، مسجد یا مدرسہ اہلحدیث کے نام سے نہیں ہے اور نہ ہی اپنا یا اپنی فقہ کا لقب محمدی رکھتے ہیں	(۱۱) غیر مقلدین نے انگریز سے اپنے لئے اہلحدیث نام الاٹ کروایا (سیرت ثنائی: ص۳۵۲) لہٰذا ہمیشہ اہلحدیث کہلواتے، اپنا اور اپنی فقہ کا لقب محمدی رکھتے ہیں۔

مکہ مدینہ والے	اہلحدیث
(۱۲) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک اہلحدیث کوئی مذہبی لقب نہیں بلکہ یہ علمی لقب ہ	(۱۲) اہلحدیثوں (غیر مقلدین) کے نزدیک اہلحدیث مذہبی لقب ہے اور ہر وہ شخص اہلحدیث ہے جو ائمہ مجتہدین کی تقلید کا منکر ہو خواہ جاہل ہی کیوں نہ ہو۔
(۱۳) مکہ مدینہ والے ایصال ثواب اور عذاب قبر کے قائل ہیں (فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۴/ ۳۰۰، ۳۰۶ تا ۳۱۶ طبع جدید، عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی: ص ۳۴)	(۱۳) اہلحدیثوں (سلفی، محمدی، غیر مقلدین ،وہابی ،اثری، ظاہری) ایصال ثواب اور عذاب قبر کے منکر ہیں۔ (ترجمان وہابیہ: ص ۱۶۲)

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی القبر ،حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام اور روضہ ءاقدس کی خدمت وحفاظت

مکہ مدینہ والے	اہلحدیث
(۱۴) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ج ۲۴ ص ۹۶ تا ۲۹۹، ۳۰۲، ۳۰۴، ۳۷۱، ۳۳۵، ۳۶۶، ۳۷۹، کتاب الروح لابن قیم: ص ۵۴) اور روضہ مبارک پر پڑھا ہوا درود وسلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بذات خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔ (المغنی: ۳/ ۸۸ تا ۵۹۱)	(۱۴) غیر مقلدین عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی القبر کے منکر ہیں بلکہ ان کے نزدیک یہ عقیدہ کفر وشرک ہے۔ (مجموعہ رسائل از پروفیسر بہاولپوری: ص ۱۰۸، فتاوی نذیریہ ۱/ ۱۷۹، فتاویٰ ثنائیہ: ج ۱ ص ۱۰۷)، اہلحدیث صلوٰۃ والسلام عند القبر کے منکر ہیں اور قائلین کو مشرک کہتے ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ: ج ۱ ص ۱۰۷)

مکہ مدینہ والے	اہلحدیث
(۱۵) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک روضہ اقدس کی حفاظت وخدمت ضروری سمجھتے ہیں اور آج تک ائمہ حرمین نے روضہ رسول کو نہ بدعت کہا نہ اس کے گرانے کا فتویٰ دیا	(۱۵) اہلحدیثوں کے نزدیک روضہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک اور بدعت ہے۔ اور اس کا گرانا واجب ہے۔ (عرف الجادی: ص ۶۰، الروضۃ الندیہ: ج ۱ ص ۱۷۸)

ایک مجلس کی تین طلاقیں اور حلالہ شرعی

مکہ مدینہ والے	اہلحدیث
(۱۶) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوتی ہیں اور بیوی شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ (رسالہ حکم الطلاق الثلاث بلفظ واحد ھیئۃ کبار العلماء بحوالہ احسن الفتاویٰ: ج ۵ ص ۲۲۵، عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی: ص ۱۰۵)	(۱۶) اہلحدیث ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کرتے ہیں اور مطلقہ عورت کو پہلے شوہر پر حلال قرار دے کر اس مطلقہ عورت کو پہلے خاوند کے پاس واپس لوٹا کر ان دونوں کو تاحیات حرام کاری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ: ۲/ ۲۲۷، ۲۵۲، فتاویٰ اہلحدیث: ۳/ ۵۰۵، فتاویٰ نذیریہ: ۳/ ۱۳۹، اہلحدیث کا مذہب ص ۵)
(۱۷) مکہ مدینہ والے تین (۳) طلاقوں کے بعد "حلالہ شرعی" کے قائل ہیں۔ (المغنی لابن قدامۃ: ج ۷، ص ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، طبع جدید بیروت)	(۱۷) اہلحدیث تین (۳) طلاقوں کے بعد "حلالہ شرعی" کے منکر ہیں۔

''نماز میں ستر ڈھانپنا، بدن، کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا، سر ڈھانپنا، ہاتھ باندھنا، بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا اور آیات کا جواب بلند آواز سے دینا''

(۱۸) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک نماز میں ستر عورت کا ڈھانپنا شرط ہے (عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی لابن قدامہ مقدسی: ص۲۲)	(۱۸) اہلحدیث کے نزدیک عورت کیلئے بھی نماز میں ستر کا ڈھانپنا ضروری نہیں (عرف الجادی: ص۲۲، نزل الابرار: ۱/ ۶۵، بدور الاہلہ: ص۳۹)
(۱۹) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک نماز کے درست ہونے کیلئے بدن، کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا شرط ہے (عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی: ص۲۳)	(۱۹) اہلحدیث کے نزدیک نماز کیلئے بدن، کپڑوں اور جگہ کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ (کنز الحقائق: ص۲۷، بدور الاہلہ: ص۳۹، ۴۰)
(۲۰) مکہ مدینہ والے ننگے سر نماز نہیں پڑھتے نماز میں تو کجا بازار میں بھی ننگے سر نہیں گھومتے۔	(۲۰) اہلحدیث ہمیشہ ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور اس کو سنت سمجھتے ہیں۔ (محمدی نماز: ص۱۷۲، ۱۷۳)
(۲۱) مکہ مدینہ والے نماز میں ناف کے نیچے یا ناف کے اوپر ہاتھ باندھتے ہیں (المغنی مع الشرح الکبیر: ج۱، ص۵۱۵، عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی: ص۲۴) اور ان کے نزدیک نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں کی ہتھیلی، کلائی اور بازو پر رکھنا سنت ہے (کیفیۃ صلوٰۃ النبی للشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ: ص۵)	(۲۱) اہلحدیث نماز میں ہمیشہ سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں اور اسے سنت سمجھتے ہیں اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو نہ صرف خلاف سنت بلکہ بے ہودہ فعل قرار دیتے ہیں۔ (قول حق ص۶۲، صلوۃ النبی: ص۱۵۷، اختلاف امت کا المیہ: ص۷۸) اور نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں بازو کی کہنی پر رکھتے ہیں۔

(۲۲) مکہ مدینہ والے امام فجر، مغرب اور عشاء میں فاتحہ سے پہلے بسم اللہ با آواز بلند نہیں پڑھتے اور نہ ہی اسے سنت سمجھتے ہیں (المغنی: ۱/ ۵۲۱، عمدۃ الفقہ: ص۲۴)	(۲۲) اہلحدیث ہمیشہ نماز فجر، مغرب اور عشاء میں بسم اللہ با آواز بلند (جہر سے) پڑھتے ہیں اور اسے سنت سمجھتے ہیں۔ (صلوٰۃ الرسول: ص۱۶۷)
(۲۳) مکہ مدینہ والے امام کے پیچھے سبح اسم ربک الاعلیٰ کا جواب بلند آواز سے نہیں دیتے۔	(۲۳) اہلحدیث امام کے پیچھے ''سبح اسم ربك الاعلی'' کے جواب میں بلند آواز سے سبحان ربی الاعلیٰ کہتے ہیں۔ (صلوٰۃ الرسول: ص۱۹۵ تا ۱۸۷)

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا اور مدرک رکوع کی رکعت کا شمار ہو جانا

(۲۴) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے والے مقتدی کی نماز صحیح ہے، امام خواہ بلند آواز سے قرأت کرے خواہ آہستہ آواز سے۔ (المغنی مع الشرح الکبیر لابن قدامۃ: ۱/۶۰۴)	(۲۴) اہلحدیثوں کے نزدیک امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ لہٰذا جو مقتدی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز مردود اور باطل ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ: ۱/۳۹۸، عرف الجادی: ۲۶، نزل الابرار: ۱/۷۵)
(۲۵) مکے مدینے والوں کے نزدیک بغیر فاتحہ پڑھے امام کے ساتھ رکوع میں ملنے والی رکعت شمار ہو جاتی ہے۔ (المغنی: ۱/۵۴۴، عمدۃ الفقہ: ص۲۹)	(۲۵) اہلحدیث کے نزدیک فاتحہ پڑھے بغیر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونے سے رکعت نہیں ہوتی۔ (دستور المتقی: ص۱۱۱، فتاویٰ نذیریہ: ۱/۳۹۶، عرف الجادی: ص۲۶)

''سجدے میں جانا اور سجدے سے کھڑا ہونا اور آخری قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ''

(۲۶) مکہ مدینہ والے سجدوں میں جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ نہیں رکھتے۔ (کیفیۃ صلوٰۃ النبی۔ للشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز)	(۲۶) اہلحدیث سجدوں میں جاتے وقت ہمیشہ گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ رکھتے ہیں اور اسے سنت سمجھتے ہیں۔ (محمدی نماز: ص۱۴۰، صلوٰۃ الرسول: ص۲۱۲)
(۲۷) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک سجدوں کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہونے سے پہلے تھوڑی دیر کیلئے بیٹھنا (جلسہ استراحت) سنت نہیں بلکہ جلسہ استراحت نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (کیفیۃ صلاۃ النبی، الجواہر الجلی: ۲/۱۲۵، المغنی مع الشرح الکبیر: ۱/۵۶۷، عمدۃ الفقہ فی المذہب الحنبلی: ص۲۵)	(۲۷) اہلحدیث (غیر مقلدین سلفی، محمدی، موحدین) دو سجدوں کے بعد بیٹھ کر پھر کھڑے ہوتے ہیں اور اس بیٹھنے (جلسہ استراحت) کو اشد ضروری سمجھتے ہیں۔ (رسول اکرم کی نماز: ص۸۳، عرف الجادی: ص۳۰، صلوٰۃ الرسول: ص۲۲۸)
(۲۸) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک آخری قعدہ میں اس طرح بیٹھے کہ اس کا دائیاں پاؤں کھڑا ہو اور بائیاں پاؤں زمین پر بچھا ہو۔ (کیفیۃ صلوٰۃ النبی)	(۲۸) جبکہ غیر مقلدین آخری قعدہ میں عورتوں کی طرح دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھتے ہیں۔

''نماز وتر، نماز تراویح، نماز جنازہ اور نماز جمعہ (کیلئے دو آذانیں اور خطبہ)''

(۲۹) مکہ مدینہ والے رمضان اور غیر رمضان میں تین (۳) رکعت وتر ہی پڑھتے ہیں۔ (الہدی النبوی۔ الشیخ محمد علی صابونی، المغنی مع الشرح الکبیر: ۲۹۶/۱)	(۲۹) اہلحدیث (سلفی، وہابی) رمضان میں تین رکعات وتر اور باقی مہینوں میں ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں۔ (دستور المتقی: ص ۱۴۴، عرف الجادی: ص ۳۳)
(۳۰) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک مسنون تراویح (۲۰) رکعت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف میں بیس رکعات نماز تراویح ہوتی ہے۔	(۳۰) جبکہ اہلحدیث بیس (۲۰) رکعات سنت تراویح کو بدعت کہتے ہیں، اور ہمیشہ آٹھ (۸) رکعت تراویح پڑھتے ہیں (دستور المتقی: ص ۱۴۲، صلوٰۃ الرسول: ص ۳۲۷)
(۳۰) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک مسنون تراویح ۲۰ رکعت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک مسجد حرام اور مسجد نبوی شریف میں بیس رکعات تراویح ہی پڑھی پڑھائی جاتی رہی ہیں۔ عصر حاضر میں بھی مسجد نبوی میں دس تراویح ایک قاری پڑھاتا ہے۔	

اور دوسری دس تراویح دوسرے قاری صاحب پڑھاتے ہیں۔ جس کا مشاہدہ ٹیلی ویژن پہ کیا جاسکتا ہے۔ (رسالہ التراویح للشیخ عطیہ سالم مدرس مسجد نبوی و قاضی مدینہ منورہ، المغنی مع الشرح الکبیر: ۸۰۱/۱، عمدۃ الفقہ: ص ۲۷)	(۳۰) اہلحدیث بیس (۲۰) رکعت سنت تراویح کو بدعت کہتے ہیں، اور ہمیشہ آٹھ (۸) رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ (دستور المتقی: ص ۱۴۴، صلوٰۃ الرسول: ص ۳۲۷)
(۳۱)۔ مکہ مدینہ والوں کے نزدیک نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورۃ پڑھنا واجب نہیں ہے اور نماز جنازہ آہستہ آواز سے پڑھتے ہیں۔ (المغنی: ۳۷۰/۲)	(۳۱) اہلحدیثوں کے نزدیک بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز جنازہ باطل ہے نماز جنازہ بلند آواز سے پڑھتے ہیں (فتاویٰ علمائے حدیث ۵۶/۲)
(۳۲) مکہ مدینہ والے جمعہ میں دو (۲) آذانوں کے قائل ہیں اور اس کو سنت سمجھتے ہیں۔ (المغنی لابن قدامہ مقدسی مع الشرح الکبیر طبع جدید بیروت: ۱۴۵/۲)	(۳۲) اہلحدیث (غیر مقلدین) جمعہ کے خطبے میں خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرام کا ذکر کرنے کو بدعت کہتے ہیں (ہدیۃ المہدی: ۱۱۰/۱، نزل الابرار: ۱۵۳/۱)

عورتوں مردوں کی نماز میں فرق

(۳۳) مکہ مدینہ والوں کے نزدیک عورتوں مردوں کی نماز کے طریقہ میں فرق ہے بالخصوص رکوع، سجدے اور قعدہ کی ہیئت میں (المغنی مع الشرح الکبیر: ۵۹۹/۱)	(۳۳) اہلحدیث کے نزدیک عورتوں مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بلکہ فرق کرنا دین میں مداخلت ہے (دستور المتقی: ص: ۱۵۱، صلوٰۃ الرسول: ص ۱۶۴)

کیا ان لوگوں کو آپ پہچانتے ہیں؟

آج کل ہر جگہ یہ بات موضوع بحث بنی رہتی ہے کہ وہابی دیوبندی کون ہیں؟ اور ان کے عقائد کیا ہیں؟ لہٰذا ہم آپ کے سامنے وہابی دیوبندیوں کے چند عقائد پیش کرتے ہیں جس سے آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ لوگ کون ہیں؟

نوٹ! متذکرہ ذیل عبارتیں اگر غلط ہیں تو آج ہی تمام وہابی دیوبندی علماء ان عبارات سے اپنی برأت ظاہر کریں۔

﴿عقیدہ نمبر۱﴾ غیب کی باتوں کا علم جیسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم زید، عمر، بچوں اور پاگلوں کو بلکہ تمام جانوروں کو بھی ہے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔۔(حفظ الایمان ص ۸)

﴿عقیدہ نمبر۲﴾ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(تحذیر الناس ص ۲۵)

﴿عقیدہ نمبر۳﴾ نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بھی برا ہے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(صراط مستقیم ص نمبر ۹۷)

﴿عقیدہ نمبر۴﴾ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(تقویۃ الایمان ص نمبر ۱۲)

﴿عقیدہ نمبر۵﴾ حضور علیہ السلام کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنی چاہیے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(تقویۃ الایمان ص نمبر ۵۰)

﴿عقیدہ نمبر۶﴾ حضور علیہ السلام کے بارے میں لکھا ہے "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں"

(معاذ اللہ)۔۔۔(تقویۃ الایمان ص نمبر ۵۰)

﴿عقیدہ نمبر۷﴾ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(براہین قاطعہ ص نمبر ۵۱)

﴿عقیدہ نمبر۸﴾ مولوی محمد حسین علی دیوبندی نے بلغۃ الحیران نامی کتاب پر حضور علیہ السلام کا پل صراط سے گرنا لکھا اور اپنے لئے لکھا کہ میں نے انہیں گرنے سے بچا لیا۔

﴿عقیدہ نمبر۹﴾ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(براہین قاطعہ ص نمبر ۵۱)

﴿عقیدہ نمبر۱۰﴾ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کے واسطے سفر کرنا شرک کی طرف لے جاتا ہے۔

(معاذ اللہ)۔۔۔(کتاب التوحید ص نمبر ۸۷)

اعلیٰ حضرت کا پیغام مسلمانوں کے نام

تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

الم٥ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لایفتنون٥

”کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی“۔

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی دعویٰ مسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا ہاں ہاں سنتے ہو! آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی و واقعی ہونے کو درکار ہیں وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ابھی قرآن و حدیث ارشاد فرما چکے ہیں کہ ایمان کے حقیقی و واقعی ہونے کو دو باتیں ضروری ہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم، تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی محبت کا تعلق ہو، جیسے تمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ، وغیرہ وغیرہ کسے باشد، جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں، اصلاً تمہارے دل میں ان کی عظمت، ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، ان کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان کی صورت، ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے دوستی، الفت کا پاس کرو، نہ اس کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ

تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا۔ جب یہ شخص ان ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمارا اس سے کیا تعلق رہا؟ اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں، کیا بہت سے یہودی جبے نہیں پہنتے؟ عمامے نہیں باندھتے؟ اس کے نام و علم و ظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہت سے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم و فنون نہیں جانتے؟ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی (اس کی طرف سے وکالت کی) اُس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اُسے ہر بُرے سے بدتر بُرا نہ جانا یا اُسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ اب تم ہی انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے؟ قرآن و حدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔

مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگو (گستاخ) کی عزت کرسکے گا؟ اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا باپ ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا؟ اگرچہ اس کا دوست یا بھائی یا بیٹا ہی کیوں نہ ہو، اللہ اپنے حال پر رحم کرو۔

جدید تحقیق شدہ

الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یا حبیب اللہ

رشد الایمان
فی
دورہ الحدیث القرآن

افادات

نائب محدث اعظم شیخ الحدیث
ابو محمد محمد عبد الرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

رفع یدین کی شرعی حیثیت

داڑھی کی شرعی حیثیت

نماز کے مسائل

مؤلف

علامہ مفتی محمد عبدالعلیم سیالوی

شیخ الحدیث دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور

Cell:0333-4490551,0300-4236518

یاایھا النبی انا ارسلنك شاھدا ومبشرا ونذیرا

اے غیب کی خبر بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا
حاضر وناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا

حضور ﷺ کے حاضر وناظر ہونے پر سینکڑوں حوالہ جات سے مزین لاجواب کتاب

مدنی موتی

مصنف

مولانا حافظ عبدالغنی چمن قادری رضوی چترالی۔
فاضل: جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ناشر

نظامیہ کتاب گھر ○ لاہور

0301-4377868

SATURDAY JULY 5, 2003 ★★★★★★★ رجسٹرڈ نمبر 429 سی پی ایل

لاہور/ کراچی/ راولپنڈی/ اسلام آباد سے بیک وقت شائع ہونے والا قومی اخبار

روزنامہ دن لاہور

Daily DIN Lahore

جلد نمبر 8 | ہفتہ 4 جمادی الاول 1424ھ 25 جولائی 2003ء 21 ہاڑ 2060 ب، صفحات 12 قیمت 5 روپے | شمارہ 129

امریکی حکومت خود لشکر طیبہ کی حامی ہے گرفتار ارکان کیخلاف مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا

امریکی وکیل

مسئلہ کشمیر پر امریکا پاکستانی حکومت اور خفیہ ایجنسی کی حمایت کرتا ہے اور یہی خفیہ ایجنسی لشکر طیبہ کو اسپورٹ کر رہی ہے

امریکی حکومت 15 سال سے مسئلہ کشمیر پر جانبداری کر رہی ہے لشکر طیبہ سے تعلق کے شبہ میں گرفتار 11 امریکیوں کے وکیل کا عدالت میں بیان

(انٹرنیشنل ڈیسک) ورجینیا (امریکا) (نیٹ نیوز) پاکستانی تنظیم لشکر طیبہ میں شمولیت اختیار کرنے والے 11 امریکی باشندوں کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا کیونکہ امریکی حکومت بالواسطہ طور پر اس گروپ کی حمایت کرتی ہے یہ بات ان ملزموں کے وکیل صفائی نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہی۔ وکیل صفائی نے کہا کہ چونکہ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں امریکی حکومت خود پاکستان اور پاکستانی خفیہ ایجنسی کی حمایت کرتی ہے اور یہی خفیہ

بقیہ نمبر 26 صفحہ 11 پر

بقیہ 26 وکیل صفائی

ایجنسی لشکر طیبہ کو اسپورٹ کرتی ہے اس لئے امریکا بالواسطہ طور پر لشکر طیبہ کی حامی ہے اور اس معاملے میں جانبدار نہیں لہٰذا ان افراد کے خلاف وفاقی نیوٹرلٹی ایکٹ کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا انہوں نے مزید کہا کہ مسئلہ کشمیر پر امریکی حکومت پندرہ سال سے پاکستان کی جانبداری کر رہی ہے یاد رہے کہ ملزموں نے عدالت کے سامنے خود کو بیگناہ قرار دیا ہے۔

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ